کشف الغمہ عمن اراد اللہ بہ خیرا من ھذہ الامہ

بھلائی سے متعلق احادیث طیبہ آثار صحابہ اور بزرگان دین کے فرامین کا مجموعہ بنام



بھلائی کا مژدہ پانے والے



مرتب

معراج علی مرکزی

ناشر

عالی جناب محمد مشتاق جعفر صاحب

یشونت پور بنگلور کرناٹک

بھلائی کا مژدہ پانے والے

کشف الغمہ عمن اراد اللہ بہ خیرا من ھذہ الامہ

بھلائی سے متعلق احادیث طیبہ آثار صحابہ اور بزرگان دین کے فرامین کا مجموعہ بنام

بھلائی کا مژدہ پانے والے

مرتب

معراج علی مرکزی

ناشر

عالی جناب محمد مشتاق جعفر صاحب

یشونت پور بنگلور کرناٹک

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جملہ حقوق بحق ناشر و مصنف محفوظ

نام کتاب	كَشْفُ الْغُمَّةِ عَمَّنْ أَرَادَ اللهُ بِهِ خَيْرًا مِّنْ هٰذِهِ الْأُمَّة بھلائی سے متعلق احادیث طیبہ، آثارِ صحابہ اور بزرگانِ دین کے فرامین کا مجموعہ بنام **بھلائی کا مژدہ پانے والے**
مرتب	معراج علی مرکزی
تزئین وسیٹنگ	ابوسِنان عتیق الرحمٰن رضوی (جیلانی مشن، مالیگاؤں)
سن اشاعت	۲۰۲۵ء
صفحات	
ناشر	عالی جناب محمد مشتاق جعفر صاحب
قیمت	



{ملنے کے پتے}

معراج علی مرکزی	9768720277
المختار پبلی کیشنز، مالیگاؤں	7869282082
عالی جناب محمد مشتاق جعفر صاحب	یشونت پور، بنگلور، کرناٹک



فہرست مشمولات

✷ ✷ ✷

تقریظ جلیل

خلیفۂ تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی **محمد شہزاد عالم رضوی مصباحی**

(استاذ مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا، بریلی شریف)

حامدًا ومصلیًا ومسلمًا

اللہ رب العزت خالق کائنات وملکِ ارض وسما ہے، اُسی کا سب ہے، اُسی سے سب ہے، وہ بے نیاز ہیں اور سب اُس کے محتاج ہیں۔

جہاں وہ جبار وقہار ہے وہیں وہ رؤف ورحیم اور عفو وغفور بھی ہے، اُسی نے بندہ کو مکلّف کیا، وہی بندہ کی صلاح وفلاح اور اُخروی کامیابی کے لیے توفیق خیر بھی عطا کرتا ہے، توفیق عطا کرنے سے مُراد بندہ کا بھلائی میں لگنا اور برُائیوں سے صرفِ نظر کرنا ہے، اسی لیے بزرگوں نے فرمایا کہ بندہ کو ہمیشہ اپنے رب سے توفیق خیر مانگنا چاہیے تاکہ اُس کی زندگی کے قیمتی لمحات رب تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری اور اُس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طاعت وفرماں برداری میں بسر ہوسکیں۔ قرآن وحدیث سے واقفیت رکھنے والا بخوبی جانتا ہے کہ فرماداتِ نبوی میں اہلِ ایمان کے مختلف افراد کے متعلق احادیث وارد ہیں مثلاً اخلاقِ حسنہ کی بابت دانائے غیوب رسولِ اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: إِنَّ هٰذِهِ الْأَخْلَاقَ مِنَ اللهِ، فَمَنْ أَرَادَ اللهُ بِهِ خَيْرًا مَنَحَهُ خُلُقًا حَسَنًا، وَمَنْ أَرَادَ بِهِ سُوءًا مَنَحَهُ سَيِّئًا۔ یعنی یہ اخلاق بھی اللہ رب العزت کی جانب سے ہیں، رب قدیر جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اُسے اچھے اخلاق سے بہرہ ور فرمادیتا ہے اور جسے بھلائی سے محروم رکھتا ہے اُسے اچھے اخلاق نصیب نہیں

ہوئے۔کوناکوں خیر سے ارادہ الٰہی کے متعلق ہوئے پر متعدد احادیث وارد ہیں جو اہلِ ایمان کے لیے باعث برکت ومژدہ جاں فزا ہیں جن پر خاص توجہ دے کر آخرت کو سرخرو اور جنتی عیش وآرام کے تئیں کوشاں رہنا ایک ہوش مند مومن کا وطیرہ ہے۔

میں مبارک باد پیش کرتا ہوں عزیز سعید مولانا معراج علی مرکزی سلّمہ المنان کو جنھوں نے ''الدّین نصیحة للمؤمن''[یعنی دین مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے کا نام ہے] پر کاربند ہوتے ہوئے ''ارادہ الٰہی متعلق بخیر'' والی احادیثِ مبارکہ کو بڑے عمدہ اور حسین پیرائے میں یکجا کیا ہے اور اس مجموعے کو ''كَشْفُ الْغُمَّةِ عَمَّنْ أَرَادَ اللهُ بِهِ خَيْرًا مِّنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ'' کے نام سے موسوم کیا ہے۔موصوف نے متونِ حدیث کے گلہائے خوش رنگ کو اردو رنگ وروغن میں پیش کیا ہے تاکہ عشق وعرفان اور خیر کے متلاشی اس کی سکون بخش خوشبو سے اپنی مشامِ جاں کو معطر کرسکیں۔

رب تعالی مرکزی صاحب کو مزید زورِقلم عطا فرمائے اور جماعتِ اہل سنت کا سچا پکا ترجمان بنائے، آمین یارب العٰلمین بجاہ سید المرسلین۔

نیازمند:

محمد شہزاد عالم رضوی

خادم مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا، بریلی شریف

* * *

تقدیم

ازقلم۔۔۔حضرت علامہ مولانا محمد سلمان رضا خان حنفی قادری جامعی ازہری

(استاذ الجامعۃ الاسلامیہ، روناہی، ایودھیا (فیض آباد) یوپی)

==

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدك یا اللہ والصلاۃ والسلام علیہ یا رسول اللہ

اما بعد!

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اِس عالم رنگ و بو کو اپنے فضل سے وجود بخشا، اور اس کو نوع بہ نوع مخلوق سے آراستہ و پیراستہ کیا۔اور حضرت انسان کو ''اشرف المخلوقات'' کے تاج رفعت سے سرفراز فرما کر اُس کی رہبری و رہنمائی کے لیے انبیاے کرام و مرسلین عظام علیہم الصلاۃ والسلام کو مبعوث فرمایا اور سب سے اخیر میں ساری کائنات کے لیے اپنے محبوب اکرم، نور مجسم، شافع امم، خاتم پیغمبراں، نبی غیب داں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ہادی و پیغام بر بنا کر ارسال فرمایا اور ساتھ ہی کتاب ہدایت بھی عطا فرمایا۔جس میں خیر وشر، نور و ظلمت، اور حق و باطل کے درمیان نہ صرف نشان امتیاز قائم فرمایا بلکہ ان کے فوائد ونقصانات اور نتائج وعواقب سے بھی انسان کو آگاہ فرما دیا۔اب جو خیر کا راستہ اختیار کرے گا وہ دنیا وآخرت میں فوز وفلاح سے ہم کنار ہوگا اور جو شر کو چُنے گا وہ دونوں جہاں میں خائب و خاسر ہوگا۔

رب قدیر جل جلالہ وعم نوالہ قہار و جبار بھی ہے اور ستار و غفار بھی، اُس کی گرفت بھی سخت ہے، مگر عفو و درگزر کی بھی کوئی نہایت نہیں، وہ رحمن و رحیم ہے، اور اُس کی شان رافت و رحمت اُس کی صفت غیظ وغضب پر غالب ہے۔اُس کی شان ''فعال لما یرید'' ہے۔اس کے ارادہ ومشیت میں کسی کا کوئی دخل نہیں ہے۔اُس کے کچھ ایسے خوش نصیب بندے بھی ہیں، جن کے ساتھ وہ خیر کا ارادہ فرماتا ہے اور اُنھیں اعمال حسنہ کے انجام دینے کی توفیق عطا فرما دیتا ہے۔اس رسالہ'' بھلائی کا مژدہ پانے والے'' میں حضرت مولانا معراج علی مرکزی صاحب نے

احادیث مبارکہ، اقوالِ صحابہ اور بزرگان دین کے فرامین کی روشنی میں ان حضرات کی نشان دہی کی ہے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر کا اردہ فرماتا ہے۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ جب خداوند قدوس کسی بندہ کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے، تو اُسے:

(۱)...... دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔ اسلام وکفر، حق و باطل اور حلال وحرام کے مابین فرق و امتیاز پیدا کرنے کی صلاحیت مرحمت کر دیتا ہے۔ (۲)...... اخلاقِ حسنہ کے زیور سے مزین اور آراستہ کر دیتا ہے۔ (۳)...... رقیق القلب اور نرم دل انسان بنا دیتا ہے۔ (۴)...... لوگوں کا محبوبِ نظر بنا دیتا ہے۔ لوگ اُسے قدر کی نگاہ سے دیکھنے لگتے ہیں۔ (۵)...... اعمال صالحہ کی توفیق سے نواز دیتا ہے۔ جس کی بدولت اوامر پر عمل کرنا اور نواہی سے اجتناب واحتراز کرنا اُس کے لیے آسان اور سہل ہو جاتا ہے۔ (۶)...... سخاوت وفیاضی کا جذبہ عطا کر دیتا ہے۔ جس سے وہ حاجت مندوں کی امداد واعانت کرنے میں کوئی عار نہیں محسوس کرتا ہے۔ (۷)...... مرنے کے ایک سال پہلے ہی ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جو اُسے خوش خبری اور بشارت دیتا ہے۔ (۸)...... مہمان کی میزبانی کا شرف عطا کرتا ہے جو اپنا رزق لے کر آتا ہے اور میزبان اور اُس کے گھر والوں کی مغفرت کا سامان بنتا ہے۔ (۹)...... دعا کرنے کی توفیق عطا فرما دیتا ہے۔ اور وہ اپنے رب کی بارگاہ میں نہایت عاجزی کے ساتھ دعائیں کرتا رہتا ہے۔ (۱۰)...... اُس کے گناہ کی سزا جلد دے دیتا ہے۔ (۱۱)...... دل کا امیر بنا دیتا ہے اور مال و دولت کو اُس سے روک دیتا ہے۔ دولت وثروت کی حرص وطمع کو ختم کر دیتا ہے۔ (۱۲)...... ایمان ویقین اور سچائی کی دولت سے مالا مال کر دیتا ہے۔ (۱۳)...... مصیبت و پریشانی میں مبتلا کر دیتا ہے تا کہ اُسے گناہ سے پاک کر کے اُس کے درجات کو بلند کر دے۔ (۱۴)...... خیر کے راستہ پر چلنے کی سہولت عطا فرما دیتا ہے۔ (۱۵)...... کسبِ معاش کی راہ میں آسانی اور سہولت پیدا کر دیتا ہے۔ (۱۶)...... صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی محبت سے نواز دیتا ہے۔ جس سے وہ تمام اصحابِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتکریم کرتا ہے کسی کی شان میں ادنیٰ گستاخی کرنے سے محفوظ ومامون رہتا ہے۔

(۱۷)......حق وصواب سے سرفراز کر کے نفع بخش علم مرحمت فرماتا ہے۔(۱۸)......حق گو، رزقِ حلال کا عادی، محتاجوں کا حاجت روا، امانتوں کا امین، شرم وحیا کا پیکر، پڑوسیوں کا حق شناس، منکسر المزاج، اور والدین کا خدمت گزار بنا دیتا ہے۔(۱۹)...... امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والا دل عطا فرما دیتا ہے۔(۲۰)...... صوفیاے کرام کے حوالہ کر دیتا ہے۔ (۲۱)......اہل بیتِ رسول کی محبت سے نواز دیتا ہے۔(۲۲)......قناعت وتوکل جیسی نعمت سے سرفراز فرما دیتا ہے۔ (۲۳)......سنت پر عمل کرنے والے ،نیک اور دین دار لوگوں کی صحبت ورفاقت عطا فرما دیتا ہے۔ (۲۴)......حسنِ خاتمہ عطا فرماتا ہے۔(۲۵)...... صالحین بندوں کی خدمت میں لگا دیتا ہے۔ (۲۶)......خلفاے راشدین حضرت ابوبکر صدیق،حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی محبت سے سرشار فرما دیتا ہے۔ (۲۷)...... درود وسلام کی کثرت کا خوگر بنا دیتا ہے۔(۲۸)......لشکر ملائکہ کی امداد واعانت سے سرخرو فرماتا ہے۔(۲۹)...... اس کے علاوہ اور بہت کچھ ہے جس کو آپ دوران مطالعہ ملاحظہ فرمائیں گے۔ان شاء اللہ تعالیٰ۔

دعا ہے کہ: رب تبارک وتعالیٰ جل مجدہ الکریم اپنے محبوب کریم رؤوف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ وطفیل مولانا موصوف کی اس کاوش کو معراجِ قبول عطا فرمائے اور ان کو اپنے اُن مخصوص بندوں میں شامل فرمائے جن کے ساتھ وہ خیر کا ارادہ فرماتا ہے اور دنیا وآخرت کی سعادت وبھلائی سے شاد کام فرمائے۔آمین یارب العالمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

احقر العباد

ابوحمزہ محمد سلمان رضا خان حنفی قادری جامعی ازہری

استاذ الجامعۃ الاسلامیہ، روناہی، ایودھیا (فیض آباد) یوپی، انڈیا

۹ر جمادی الآخرہ ۱۴۴۶ھ مطابق ۱۲ر دسمبر ۲۰۲۴ء بروز جمعرات

* * *

ابتدائیہ

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو ایک دوسرے کے ساتھ بھلائی اور خیر خواہی کا رویہ اختیار کرنے کا حکم دیا ہے، کیوں کہ بھلائی ایک ایسا عمل ہے جس پر بہترین معاشرے کی تشکیل و تعمیر ہوتی ہے اور آپسی اتحاد و اتفاق کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔

بھلائی کا کام کرنا ہر مسلمان کا فریضہ ہے۔ بھلائی کرنے والے اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ اور تمام انسانوں کے محبوب ہوتے ہیں۔

بھلائی کی توفیق من جانب اللہ ہوا کرتی ہے، اللہ تعالی اپنے فضل سے خاص بندوں کو خیر کی توفیق سے نوازتا ہے اور جنھیں یہ نعمت عطا ہوتی ہے ان کے اندر دونوں جہان میں کامیاب ہونے والے بے شمار خصائص حمیدہ جمع ہو جاتے ہیں۔

آقائے کریم ﷺ کی بے شمار احادیث اس امر کی شاہد ہیں کہ جس بندۂ خاص کو اللہ تعالی کی طرف سے بھلائی نصیب ہوتی ہے اُس کے لیے اعمالِ صالحہ کی راہیں ہموار ہو جاتی ہیں، اِس طور پر کہ کبھی وہ دین کا فقیہ بنتا ہے، تو کبھی اُسے معرفت کی منزلیں نصیب ہوتی ہیں، تو کبھی اُس کے دل میں مخلوق کی ہمدردی ڈال دی جاتی ہے، پھر وہ رضائے الٰہی والے کام کرنے کا عادی بن جاتا ہے اور محبوبِ خدا ہو جاتا ہے۔

مگر جس بندے کو رب کی رحمت اور خیر کا حصہ نہیں ملتا وہ بُرے کاموں کا خوگر بن جاتا ہے اور مولی تعالی کی ناراضگی کا شکار ہو جاتا ہے۔

ناچیز نے اسی حوالے سے احادیثِ طیبہ، آثارِ صحابہ اور بزرگانِ دین کے اقوال کو جمع کرنے کی ادنی سعی کی ہے، تاکہ لوگ اسے پڑھ کر غور و فکر کریں اور اپنا محاسبہ کریں، کیا وہ رب تعالی کے اخیار بندوں میں سے ہیں، یا اشرار بندوں میں سے ہیں؟

اللہ تعالی ہمیں اپنی بھلائیوں کا حصہ بننے والے افراد میں سے بنائے، آمین بجاہ سید المرسلین۔

* * *

اچھے اخلاق عطا فرماتا ہے

[۱] حدّثنا مسعود بن محمد الرملی ثنا عمران بن هارون نا مسلمة ابن علیّ عن ابن عجلان عن سعید المقبری عن أبی هریرة قال: قال رسول الله ﷺ: إِنَّ هٰذِهِ الْأَخْلَاقَ مِنَ اللهِ، فَمَنْ أَرَادَ اللهُ بِهِ خَيْرًا مَنَحَهُ خُلُقًا حَسَنًا، وَمَنْ أَرَادَ بِهِ سُوءًا مَنَحَهُ سَيِّئًا۔ (۱)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ”بے شک یہ اخلاق اللہ کی جانب سے ہیں، تو اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے اچھے اخلاق عطا فرماتا ہے اور جس کے ساتھ بُرائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے بُرے اخلاق دے دیتا ہے“۔

دلوں میں نرمی پیدا کر دیتا ہے

[۲] حدّثنا محمد بن علیّ الصائغ ثنا إبراهیم بن محمد الشافعی ثنا محمد بن عبدالرحمن التیمی أبو غرارة عن أبیه عن القاسم بن محمد عن عائشة رضی الله عنها قالت: قال رسول الله ﷺ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِأَهْلِ بَيْتٍ خَيْرًا أَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الرِّفْقَ۔ (۲)

ترجمہ: امّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

---

(۱) المعجم الأوسط للطبرانی، ج ۸، ص ۲۷۵، رقم ۸۶۲۱، دار الحرمین، القاهرة۔ امام ہیثمی (متوفی ۸۰۷ھ) فرماتے ہیں: اس حدیث کو امام طبرانی نے ”معجم اوسط“ میں روایت کیا، اس کی سند میں مسلمہ بن علی ہے جو کہ ضعیف ہے۔ [مجمع الزوائد، کتاب الأدب، باب ماجاء فی حسن الخلق، ج ۸، ص ۱۳، رقم ۱۲۶۶۱، دار الکتب العلمیة، بیروت]

(۲) مکارم الأخلاق للطبرانی، باب فضل الرفق والحلم والأناة، ص ۱۴۱، رقم ۲۶، دار البشائر الاسلامیة، بیروت/ مسند أحمد، مسند الصدیقة عائشة بنت الصدیق، ج ۴۰، ص ۴۸۸، رقم ۲۴۴۲۷، مؤسسة الرسالة، بیروت۔ مسند احمد کے محققین ”شعیب ارنؤوط، نعیم عرقسوسی، ابراہیم زیبق اور رضوان عرقسوسی نے بیان کیا: یہ حدیث صحیح ہے۔ [مسند أحمد، ج ۴۰، ص ۴۸۸، مؤسسة الرسالة، بیروت]

ارشاد فرماتے ہیں: ''جب اللہ تعالیٰ کسی گھرانے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان (کے دلوں) میں نرمی پیدا فرما دیتا ہے''۔

سچا وزیر عطا کرتا ہے

[۳]أخبرنا الحسين بن عبدالله القطّان قال: حدثنا موسى بن مروان الرقي قال: حدثنا الوليد عن زهير بن محمد عن عبدالرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة قالت: قال رسول الله ﷺ:

إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِالأَمِيرِ خَيرًا، جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ صِدقٍ، إِنْ نَسِيَ ذَكَّرَهُ، وَإِنْ ذَكَرَ أَعَانَهُ، وَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِهِ غَيرَ ذٰلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ سُوءٍ، إِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ، وَإِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ۔(۱)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جب کسی حاکم کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے سچا وزیر عطا کرتا ہے، اگر وہ بھول جاتا ہے تو اسے یاد دلاتا ہے اور اگر اسے یاد رکھتا ہے تو وہ اس کی مدد کرتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی حاکم کے ساتھ بُرائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے بُرا وزیر دے دیتا ہے، اگر وہ بھول جاتا ہے تو اسے یاد نہیں دلاتا اور اگر یاد رکھتا ہے تو اس کی مدد نہیں کرتا''۔(۲)

---

(۱) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، کتاب السیر، باب الخلافة والامارة، ذکر وصف الوالی الذی یرید اللہ بن الخیر أوالشر، ج ۱۰، ص ۳۴۵-۳۴۶، رقم ۴۴۹۴، مؤسسة الرسالة، بیروت۔ صحیح ابن حبان کے محقق ''شعیب ارنؤوط'' نے بیان کیا: یہ حدیث صحیح ہے، اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ [ایضًا، ص ۳۴۶]

(۲) حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی قدس سرہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں: ''یعنی جب اللہ کسی بادشاہ کی بھلائی چاہتا ہے کہ دین و دنیا اس کی درست رہے تو اسے اچھے وزیر و مشیر عطا فرماتا ہے۔ کہ اگر بادشاہ کسی معاملہ میں حکم شرعی بھول جائے تو اسے وزیر بتا دے، یاد شدہ حکم کے جاری کرنے میں بادشاہ کا معاون و مددگار ہو۔ سبحان اللہ! اچھا وزیر رب تعالیٰ کی رحمت ہے''۔ [مرآۃ المناجیح، حاکم اور قاضی بننے کا بیان، ج ۵، ص ۴۲۰، تحت حدیث ۳۷۰۷، نعیمی کتب خانہ، گجرات]

دین کا فقیہ بناتا ھے

[۴] ثنا عبدالملك بن محمد ثنا الربيع بن محمد اللاذقي ثنا موسى بن محمد أبو الطاهر ثنا منكدر يعني ابن محمد بن المنكدر عن أبيه عن أنس بن مالك قال: قال رسول الله ﷺ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِأَهْلِ بَيْتٍ خَيْرًا فَقَّهَهُمْ فِي الدِّيْنِ۔ (۱)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالی جب کسی گھرانے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو انھیں دین کا فقیہ بناتا ہے“۔

[۵] حدثنا الفضل بن سهل قال: نا أحمد بن محمد بن أيوب قال: أنا أبوبكر بن عياش عن الأعمش عن أبي وائل عن عبدالله قال: قال رسول الله ﷺ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَقَّهَهُ فِي الدِّيْنِ وَأَلْهَمَهُ رُشْدَهُ۔ (۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالی جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین کا فقیہ بناتا ہے اور اُسے رشد و ہدایت الہام فرماتا ہے“۔

فقھا کی کثرت کر دیتا ھے

[۶] أنا أبو عبدالله شعيب بن إبراهيم بن محمد الأديب بالدينور نا جبريل بن محمد بن إسماعيل العدل بهمذان نا محمد ابن عبد بن عامر

(۱) الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدي، من اسمه موسى، رقم الترجمة ۱۸۲۹ موسى بن محمد بن عطاء أبو طاهر المقدسي، ج ۸، ص ۶۵، دار الكتب العلمية، بيروت۔ حافظ ابن عدی (متوفی ۳۶۵ھ) فرماتے ہیں: اس سند سے یہ حدیث منکر ہے۔ [ایضًا]

(۲) مسند البزار، بقية مسند عبدالله بن مسعود، ج ۵، ص ۱۱۷، رقم ۱۷۰۰، مكتبة العلوم والحكم، المدينة المنورة۔ امام ہیثمی (متوفی ۸۰۷ھ) فرماتے ہیں: اس حدیث کو بزار اور امام طبرانی نے ”معجم کبیر“ میں روایت کیا، اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ [مجمع الزوائد، كتاب العلم، باب في فضل العلم، ج ۱، ص ۱۶۱، رقم ۴۸۸، دار الكتب العلمية، بيروت]

السمرقندي نا أبو يعقوب إسحاق بن إبراهيم الحنظلي نا عيسى بن يونس عن عبدالرحمن بن زياد بن أنعم الأفريقي عن حبان بن جبلة كذا قال شعيب وإنما هو حبان بن أبي جبلة قال: قال رسول الله ﷺ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِقَوْمٍ خَيْرًا أَكْثَرَ فُقَهَاءَهُمْ وَقَلَّلَ جُهَّالَهُمْ، حَتّٰى إِذَا تَكَلَّمَ الْعَالِمُ وَجَدَ أَعْوَانًا، وَإِذَا تَكَلَّمَ الْجَاهِلُ قُهِرَ. وَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِقَوْمٍ شَرًّا أَكْثَرَ جُهَّالَهُمْ وَقَلَّلَ فُقَهَاءَهُمْ حَتّٰى إِذَا تَكَلَّمَ الْجَاهِلُ وَجَدَ أَعْوَانًا، وَإِذَا تَكَلَّمَ الْفَقِيهُ قُهِرَ.(۱)

ترجمہ: حضرت حبان بن ابی جبلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان میں فقہا کی کثرت اور جاہلوں کی قلت کر دیتا ہے تو جب ان میں عالم گفتگو کرتا ہے تو اس کے ساتھی اور مددگار زیادہ ہوتے ہیں اور جب جاہل بولتا ہے تو مغلوب ومقہور ہوتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے ساتھ بُرائی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان میں جاہلوں کی کثرت اور عالموں کی قلت کر دیتا ہے تو جب جاہل بولتا ہے تو اس کے ساتھی ومددگار زیادہ ہوتے ہیں اور جب عالم وفقیہ بولتا ہے تو مغلوب ومقہور ہوتا ہے“۔

دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے

[۷] أخبرنا أبو غالب أحمد بن الحسن بن البنّا أنا أبو الغنائم بن ميمون أنا أبو الحسن الدارقطني نا أبو العباس عبدالله بن أحمد بن وهيب الدمشقي نا الربيع بن محمد اللّاذقي نا موسى بن محمد نا عطاء نا المنكدر بن

---

(۱) کتاب الفقیہ والمتفقہ، ذکر ماروی أن من إدبار الدین ذھاب الفقھاء، ج۲،ص۱۶۵، رقم ۱۵۲، دار ابن الجوزی، المملكة العربية السعودية/الجليس الصالح الكافي والأنيس الناصح الشافي، المجلس الثالث والثمانون، ص۶۲۲، دار الكتب العلمية، بيروت۔ شیخ محمد حجازی شعرانی فرماتے ہیں: یہ حدیث ضعیف ہے۔[حاشیۃ الحفنی علی الجامع الصغیر، ج۱،ص۹۰، دار النوادر، دمشق]

محمد عن ابيه عن انس بن مالك قال: قال رسول الله ﷺ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِأَهْلِ بَيْتٍ خَيْرًا فَقَّهَهُمْ فِي الدِّيْنِ، وَوَقَّرَ صَغِيْرُهُمْ كَبِيْرَهُمْ، وَرَزَقَهُمُ الرِّفْقَ فِي مَعِيْشَتِهِمْ، وَالْقَصْدَ فِي نَفَقَاتِهِمْ، وَبَصَّرَهُمْ عُيُوْبَهُمْ فَيَتُوْبُوْا مِنْهَا، وَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِهِمْ غَيْرَ ذٰلِكَ تَرَكَهُمْ هَمَلًا۔(۱)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جب کسی گھرانے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو انھیں دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے، ان کے جوان کے ذریعے بوڑھے کو توقیر عطا فرماتا ہے، ان کے رہن سہن میں نرمی، ان کے اخراجات میں معقولیت عطا کرتا ہے، ان کی خطاؤں کو دکھا کر انھیں توبہ کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ اس کے سوا ارادہ فرماتا ہے تو انھیں نظر انداز کر دیتا ہے''۔

[۸] حدّثنا محمد بن المنهال أخو حجاج حدّثنا عبدالواحد عن معمر عن الزهری عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَقَّهَهُ فِي الدِّيْنِ وَقَالَ: إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللهُ يُعْطِي۔(۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عزوجل جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا

---

(۱) تاریخ دمشق، رقم الترجمة ۲۱۵۳۔الربیع بن محمد بن عیسی أبوالفضل الکندی اللاذقی، ج۱۸، ص۸۷، دار الفکر، بیروت/أطراف الغرائب والأفراد من حدیث رسول الله ﷺ للدارقطنی، باب الألف، مسند أنس بن مالک، محمد بن المنکدر عن أنس، ج۲، ص۲۳۴، دار الکتب العلمیة، بیروت/کتاب الفقیه والمتفقه، باب ذکر الروایات عن النبی ﷺ فی فضل التفقه... الخ، ج۱، ص۷۶، رقم ۸، دار ابن الجوزی، المملکة العربیة السعودیة۔ شیخ محمد حجازی شعرانی فرماتے ہیں: یہ حدیث ضعیف ہے۔ [حاشیة الحفنی علی الجامع الصغیر، ج۱، ص۹۰، دار النوادر، دمشق]

(۲) مسند أبی یعلی الموصلی، مسند أبی هریرة، ج۱۰، ص۲۳۸، رقم ۵۸۵۵، دار المامون، دمشق۔ مسند ابی یعلی کے محقق ''حسین سلیم اسد'' نے بیان کیا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ [ایضًا]

فرماتا ہے(۱) اور اللہ دینے والا ہے اور میں تقسیم کرنے والا ہوں"۔(۲)

لوگوں کا محبوب بنا دیتا ھے

[۹]حدثنا فهد بن سليمان قال: حدثنا عبدالله بن صالح قال: حدثني معاوية بن صالح عن عبدالرحمن بن جبير حدثه عن أبيه عن عمرو بن الحمق قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: إِذَا أَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعَبْدٍ خَيْرًا عَسَّلَهُ وَهَلْ تَدْرُونَ مَا عَسَّلُهُ؟ قَالُوا: اَللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: يَفْتَحُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ عَمَلًا صَالِحًا بَيْنَ يَدَيْ مَوْتِهِ حَتّٰى يَرْضَى عَنْهُ جِيرَانُهُ أَوْ مَنْ حَوْلَهُ۔(۳)

ترجمہ: حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد

---

(۱)حکیم الامت مفتی احمد یا خان نعیمی قدس سرہ فرماتے ہیں: "یعنی اسے دینی علم، دینی سمجھ، اور دانائی بخشتا ہے۔خیال رہے کہ فقہ ظاہری شریعت ہے اور فقہ باطنی طریقت اور حقیقۃً یہ حدیث دونوں کو شامل ہے۔اس حدیث سے دو مسئلے ثابت ہوئے: [۱] ایک یہ کہ قرآن وحدیث کے ترجمے اور الفاظ رٹ لینا علم دین نہیں، بلکہ انکا سمجھنا علم دین ہے۔یہی مشکل ہے، اسی کے لئے فقہا کی تقلید کی جاتی ہے، اسی وجہ سے تمام مفسرین ومحدثین آئمہ مجتہدین کے مقلد ہوئے، اپنی حدیث دانی پر نازاں نہ ہوئے، رب تعالی فرماتا ہے: "مَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا" وہاں حکمت سے مراد فقہ ہی ہے۔قرآن وحدیث کے ترجمے تو ابوجہل بھی جانتا تھا۔[۲] دوسرے یہ کہ حدیث وقرآن کا علم کمال نہیں، بلکہ ان کا سمجھنا کمال ہے۔عالم دین وہ ہے جس کی زبان پر اللہ اور رسول کا فرمان ہو اور دل میں اُن کا فیضان، فیضان کے بغیر فرمان بے کار ہے جیسے بجلی کی پاور کے بغیر فٹنگ بے کار"۔[مرآۃ المناجیح علم کی کتاب، ج۱ص ۱۷۰، تحت حدیث ۲۰۰ نعیمی کتب خانہ، گجرات]

(۲)حکیم الامت مفتی احمد یا خان نعیمی قدس سرہ فرماتے ہیں: "اس سے معلوم ہوا کہ دین ودنیا کی ساری نعمتیں علم، ایمان، مال، اولاد وغیرہ دیتا اللہ ہے بانٹتے حضور ہیں، جوملا حضور کے ہاتھوں ملا، کیوں کہ یہاں نہ اللہ کی دین میں کوئی قید ہے نہ حضور کی تقسیم میں۔لہذا یہ خیال غلط ہے کہ آپ صرف علم بانٹتے ہیں ورنہ پھر لازم آئے گا کہ خدا بھی صرف علم ہی دیتا ہے"۔[مرآۃ المناجیح علم کی کتاب، ج۱ص ۱۷۱، تحت حدیث ۲۰۰ نعیمی کتب خانہ، گجرات]

(۳)شرح مشکل الآثار، باب بیان مشکل ماروی عن رسول اللہ ﷺ من قولہ: إن اللہ عزوجل إذا أراد بامرئ خیرًا عسلہ، ج۷، ص ۵۳، رقم ۲۶۴۱، دار الرسالۃ العالمیۃ۔شرح مشکل الآثار کے محقق "شیخ شعیب ارنؤوط" نے بیان کیا: یہ حدیث صحیح ہے۔[ایضًا]

فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے لوگوں کا محبوب بنا دیتا ہے، کیا تم جانتے ہو کس طرح؟''

صحابہ نے عرض کی: ''اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں''۔

فرمایا: ''موت سے پہلے اس کے لیے نیک اعمال آسان کر دیتا ہے یہاں تک کہ اس کے پڑوسی یا اس کے آس پاس رہنے والے اس سے خوش اور راضی ہو جاتے ہیں''۔

[۱۰] حدّثنا عبدالرحمن بن عمرو أبوزرعة قال: نا يحيى بن صالح الوحاظی قال: نا يونس بن عثمان المقری عن راشد بن سعد عن عائشة قالت: قال رسول الله ﷺ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا عَسَّلَهُ، قُلْتُ: وَ كَيْفَ يَا رَسُولَ اللهِ يُعَسِّلُهُ؟ قَالَ: يُوَفِّقُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ، فَيَقْبِضُهُ عَلَيْهِ۔ (۱)

ترجمہ: امّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے لوگوں میں محبوب بنا دیتا ہے''۔

میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ! کیسے محبوب بنا دیتا ہے؟''

فرمایا: ''مرنے سے ایک سال پہلے نیک عمل کی توفیق دیتا ہے اس کے بعد اس کی روح قبض فرماتا ہے''۔

تقسیم کردہ رزق سے راضی کر دیتا ھے

[۱۱] أنا عبدالله بن بجير قال: حدثنى أبوالعلاء بن الشخير حديثا

(۱) المعجم الأوسط للطبرانی، ج ۵، ص ۵۵، رقم ۴۶۵۶، دارالحرمین، القاھرۃ۔ امام ہیثمی (متوفی ۸۰۷ھ) فرماتے ہیں: اس حدیث کو امام طبرانی نے ''معجم اوسط'' میں روایت کیا، اس حدیث کے تمام رجال صحیح کے رجال ہیں سوائے یونس بن عثمان کے، اور یونس بن عثمان ثقہ ہیں۔ [مجمع الزوائد، کتاب القدر، باب علامة خاتمة الخیر، ج ۷، ص ۳۱۲، رقم ۱۱۹۳۳، دارالکتب العلمیة، بیروت]

یرفعه إلى النبي عليه السلام قال: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا أَرْضَاهُ بِمَا قَسَمَ لَهُ وَبَارَكَ لَهُ فِيهِ وَإِذَا لَمْ يُرِدْ بِهِ خَيْرًا لَمْ يُرْضِهِ بِمَا قَسَمَ لَهُ وَلَمْ يُبَارِكْ لَهُ فِيهِ۔ (۱)

ترجمہ: حضرت ابو العلاء بن شخیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالی جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے اپنے تقسیم کردہ رزق سے راضی کر دیتا ہے اور اس میں برکت عطا فرماتا ہے اور جب بندے سے بھلائی کا ارادہ نہیں کرتا تو اس کو اپنے تقسیم کردہ رزق پر راضی نہیں کرتا اور اس کے لیے اس میں برکت نہیں رکھتا''۔

مخلوق کی حاجت روائی کا کام لیتا ہے

[۱۲] أخبرنا أبوالحسن العلوی نا أبوطاهر محمد بن الحسن المحمدآبادی نا أبو العباس محمد بن یونس ابن موسی القرشی نا عمرو بن عاصم الکلابی حدّثنی عبداللہ بن الوازع عن هشام بن عروة عن أبیه عن عبداللہ بن عمرو قال: قال رسول اللہ ﷺ: خُلُقَانِ يُحِبُّهُمَا اللهُ وَ خُلُقَانِ يُبْغِضُهُمَا اللهُ،فَأَمَّا اللَّذَانِ يُحِبُّهُمَا اللهُ فَالسَّخَاءُ وَالسَّمَاحَةُ،وَ أَمَّا اللَّذَانِ يُبْغِضُهُمَا اللهُ فَسُوءُ الْخُلُقِ وَ الْبُخْلُ۔فَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اِسْتَعْمَلَهُ عَلٰى قَضَاءِ حَوَائِجِ النَّاسِ۔ (۲)

---

(۱) کتاب الزھد لابن المبارک، زوائد نعیم بن حماد، ص۴۶۱، رقم ۱۲۷، دار الکتب العلمیة، بیروت/الرضا عن اللہ بقضاءہ لابن أبی الدنیا، ص ۸۳، رقم ۵۵، الدار السلفیة، بومبائی۔ الرضا عن اللہ کے محقق ''ضیاء الحسن سلفی'' نے بیان کیا: اس حدیث کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ [ایضًا]

(۲) شعب الایمان للبیہقی، باب فی الجود والسخاء، ج ۷، ص ۴۲۶، رقم ۱۰۸۳۹، دار الکتب العلمیة، بیروت۔ شعب الایمان کے محقق ''مختار احمد ندوی'' نے بیان کیا: اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [الجامع لشعب الایمان، ج ۱۰، ص ۱۱۶، رقم ۷۲۵۳، مکتبة الرشد، الریاض]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دو خصلتیں ایسی ہیں، جنھیں اللہ تعالی پسند فرماتا ہے اور دو خصلتیں ایسی ہیں، جنھیں اللہ عزوجل ناپسند فرماتا ہے۔

جن دو خصلتوں کو اللہ عزوجل پسند فرماتا ہے، وہ سخاوت اور نرمی ہیں۔

جن دو خصلتوں کو اللہ عزوجل ناپسند فرماتا ہے، وہ بداخلاقی اور بخیلی ہیں۔

جب اللہ تعالی کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے مخلوق کی حاجت روائی کا کام لیتا ہے''۔

نیک عمل کی توفیق دیتا ھے

[۱۳] حدّثنا أحمد بن محمد بن نافع قال: نا أحمد بن صالح قال: نا عبدالله بن وهب قال: أخبرني أسامة بن زيد الليثي عن حميد الطويل عن أنس قال: قال رسول الله ﷺ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ ثُمَّ صَمَتَ، فَقَالُوا: فِي مَاذَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: يَسْتَعْمِلُهُ عَمَلًا صَالِحًا قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ۔(۱)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالی جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے عمل کراتا ہے۔

پھر آپ خاموش رہے، صحابہ نے عرض کی: ''یارسول اللہ! کس طرح؟''

آپ نے فرمایا: ''اس کو مرنے سے پہلے نیک اعمال کرنے کی توفیق دیتا ہے''۔

موت سے پھلے فرشتہ مقرر کردیتا ھے

[۱۴] حدّثنا أبو جعفر أحمد بن يحيى الحلواني قال: حدثنا خلف ابن

(۱) المعجم الأوسط للطبراني، ج ۲، ص ۲۶۶، رقم ۱۹۴۱، دار الحرمين، القاهرة۔ امام ہیثمی (متوفی ۸۰۷ھ) فرماتے ہیں: اس حدیث کو امام طبرانی نے ''معجم اوسط'' میں اپنے شیخ احمد بن محمد بن نافع سے روایت کیا جن کی مجھے معرفت نہیں، اس حدیث کے بقیہ تمام راوی صحیح ہیں۔ [مجمع الزوائد، كتاب القدر، باب علامة خاتمة الخير، ج ۷، ص ۳۱۲، رقم ۱۱۹۳۴، دار الكتب العلمية، بيروت]

هشام البزار قال: حدثنا أبوشهاب يعني الحنّاط عن الأعمش عن خيثمة وعمارة بن عمير عن مسروق قال: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو عَطِيَّةَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقُلْنَا لَهَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ، فَأَيُّنَا يُحِبُّ الْمَوْتَ؟ فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللهُ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ، حَدَّثَ أَوَّلَ الْحَدِيثِ وَأَمْسَكَ عَنْ آخِرِهِ، ثُمَّ أَنْشَأَتْ تُحَدِّثُ فَقَالَتْ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا بَعَثَ إِلَيْهِ مَلَكًا قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَامٍ يُسَدِّدُهُ وَيُوَفِّقُهُ حَتّٰى يَمُوتَ عَلَى خَيْرِ أَحَايِينِهِ، فَيَقُولُ النَّاسُ: مَاتَ فُلَانٌ عَلَى خَيْرِ أَحَايِينِهِ، فَإِذَا حَضَرَ وَرَأَى مَا أُعِدَّ لَهُ، جَعَلَ يَتَهَوَّعُ نَفْسَهُ مِنَ الْحِرْصِ عَلَى أَنْ يَخْرُجَ، هُنَاكَ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ وَأَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ غَيْرَ ذٰلِكَ، قَيَّضَ لَهُ شَيْطَانًا قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَامٍ يُغْوِيهِ وَيَصُدُّهُ حَتّٰى يَمُوتَ عَلَى شَرِّ أَحَايِينِهِ فَيَقُولُ النَّاسُ: مَاتَ فُلَانٌ عَلَى شَرِّ أَحَايِينِهِ، فَإِذَا حَضَرَ وَرَأَى مَا أُعِدَّ لَهُ حَتّٰى يَبْتَلِعَ نَفْسَهُ، كَرَاهِيَةَ أَنْ تَخْرُجَ، هُنَاكَ: كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ، وَكَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ۔ (۱)

ترجمہ: ابوعطیہ بیان کرتے ہیں کہ: ”میں اور مسروق سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا: ”جو شخص اللہ تعالی کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اللہ تعالی بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالی کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالی بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے“۔ اس پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ”ابوعبدالرحمن پر اللہ تعالی رحم فرمائے، انھوں

(۱) کتاب الشریعۃ للآجری، باب ترک البحث والتنقیر عن النظر فی أمر القدر... الخ، ج۶، ص۹۲۶، رقم ۵۶۴، دار الوطن، الریاض/ذکر الموت لابن أبی الدنیا، باب علامۃ خاتمۃ الخیر، ص۸۸، رقم ۱۵۷، مکتبۃ الفرقان، عجمان۔ کتاب الشریعہ کے محقق ”ڈاکٹر عبداللہ بن عمر بن سلیمان دمیجی“ نے بیان کیا: اس حدیث کی سند حسن ہے۔ [ایضًا، ص۹۲۶]

نے حدیث کا ابتدائی حصہ تمہارے سامنے بیان کر دیا اور تم لوگوں نے اس کے آخری حصہ کے بارے میں ان سے سوال نہیں کیا؟

میں تمھیں اس بارے میں بتاتی ہوں، اللہ تعالی جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کی موت سے ایک سال پہلے اس کے لیے ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے، جو اسے سیدھا رکھتا ہے اور اسے خوش خبریاں دیتا ہے، یہاں تک کہ اس شخص کا انتقال بہترین حالت میں ہوتا ہے، لوگ کہتے ہیں: ''فلاں شخص کا انتقال بہترین حالت میں ہوا ہے''۔

جب اس کا آخری وقت قریب آتا ہے اور وہ جنت میں اپنا اجر وثواب دیکھتا ہے تو اس کا دل اس کی طرف لپکتا ہے اور وہ اس بات کا خواہش مند ہوتا ہے کہ اس کی جان نکل جائے تو ایسے وقت میں وہ اللہ تعالی کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالی بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے۔

جب اللہ تعالی کسی بندے کے ساتھ بُرائی کا ارادہ فرماتا ہے تو ایک شیطان کو اس پر اس کی موت سے پہلے مقرر کر دیتا ہے جو اسے آزمائش میں ڈالتا رہتا ہے اور گم راہ کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ شخص بدترین حالت میں مرتا ہے، لوگ کہتے ہیں: ''فلاں کا انتقال بدترین حالت میں ہوا ہے''۔

جب اس کا آخری وقت قریب آتا ہے اور وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ دیکھتا ہے تو اس کی جان اس سے اُلجھن محسوس کرتی ہے کہ وہ باہر نکلے تو ایسے وقت میں وہ اللہ تعالی کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالی بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے''۔

ھدیہ بھیجتا ھے

[۱۵] حدّثنا أبو محمد بن حيان ثنا محمد بن أحمد بن معدان ثنا أيوب بن علي بن الهيضم ثنا زياد بن سيار عن عزة بنت أبي قرصافة عن

ابی قرصافة قال: قال رسول الله ﷺ: إِذا اراد الله بِعَبْدٍ خَيْرًا اهْدَى لهُ هَدِيَّةً، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَمَا تِلْكَ الْهَدِيَّةُ؟ قَالَ: بِضَيْفٍ يَنْزِلُ بِهِ بِرِزْقِهِ وَيَرْحَلُ، وَقَدْ غُفِرَ لِأَهْلِ الْمَنْزِلِ۔(۱)

ترجمہ: حضرت ابو قرصافہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کی طرف ہدیہ بھیجتا ہے۔

عرض کی گئی: ’’یارسول اللہ! وہ ہدیہ کیا ہے؟‘‘

فرمایا: ’’اس کی طرف مہمان بھیجتا ہے جو اس کے پاس اپنا رزق لے کر آتا ہے، مگر جب جاتا ہے تو گھر والوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے‘‘۔

دل کو دعا کی طرف مائل کر دیتا ہے

[۱۶]قال أحمد بن منيع حدّثنا محمد بن الحسن بن أبي يزيد الهمداني ثنا أبوبكر بن خنيس عن ضرار بن عمرو عن الرقاشي عن أنس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: عَمَلُ الْبِرِّ كُلُّهُ نِصْفُ الْعِبَادَةِ، وَالدُّعَاءُ نِصْفٌ، فَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا انْتَحَى قَلْبَهُ لِلدُّعَاءِ۔(۲)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’ہر نیک کام نصف عبادت ہے اور دعا نصف عبادت ہے، جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے

---

(۱) معرفة الصحابة لأبي نعيم، باب الجيم، رقم الترجمة ۵۴۲ جندرة بن خيشنة بن نفير بن مرة، ص ۶۴۵، رقم الحديث ۱۷۲۳، دار الوطن، الرياض۔ شیخ عبد المعطی عبد الرزاق البکور نے بیان کیا: اس حدیث کی سند ایوب بن علی، زیاد بن سیار اور عزہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ [المقاصد الحسنة، تحقیق: عبد المعطی عبد الرزاق البکور، ج ۱، ص ۲۷۴، ۲۷۵، رقم ۶۳، دار المیمنة، دمشق] مگر اس حدیث کے شواہد موجود ہیں۔

(۲) المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية، كتاب الأذكار والدعوات، باب فضل الدعاء، ج ۱۳، ص ۸۲۱، رقم ۳۳۳۸، دار العاصمة، الرياض۔ المطالب العالیہ کے محقق ’’ڈاکٹر سعد بن ناصر بن عبد العزیز شثری‘‘ نے بیان کیا: اس سند کے ساتھ یہ حدیث ضعیف ہے۔ [ایضًا]

ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے دل کو دعا کی طرف مائل فرما دیتا ہے“۔

یاد دلانے والا وزیر عطا کرتا ہے

[۱۷]أخبرنا وکیع عن عبد الرحمن بن أبی بکر الملیکی عن القاسم بن محمد عن عائشة عن رسول الله ﷺ قال: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَزِيرًا إِنْ ذَكَرَ أَعَانَهُ وَإِنْ نَسِيَ أَذْكَرَهُ۔ (۱)

ترجمہ: امّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالی جب کسی بندے (حاکم) کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے ایسا وزیر عطا کرتا ہے کہ اگر اسے یاد ہو تو اس کی مدد کرے اور اگر وہ بھولے تو اسے یاد دلائے“۔

گناہ کی سزا جلد دے دیتا ہے

[۱۸]حدّثنا محمد بن صالح بن ھانئ ثنا الحسین بن الفضل البجلی ثنا عفان بن مسلم ثنا حماد بن سلمة عن یونس بن عبید عن الحسن عن عبد الله بن مغفل أَنَّ اِمْرَأَةً كَانَتْ بَغِيًّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَرَّ بِهَا رَجُلٌ فَبَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا وَلَاعَبَهَا فَقَالَتْ: مَهْ، إِنَّ اللهَ تَعَالَى ذَهَبَ بِالشِّرْكِ وَجَاءَ بِالْإِسْلَامِ، فَتَرَكَهَا وَوَلَّى فَجَعَلَ يَلْتَفِتُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا حَتّٰى أَصَابَ وَجْهَهُ الْحَائِطُ، قَالَ: فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: أَنْتَ عَبْدٌ أَرَادَ اللهُ بِكَ خَيْرًا، إِنَّ اللهَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا عَجَّلَ لَهُ عُقُوبَةَ ذَنْبِهِ، وَإِذَا أَرَادَ شَرًّا أَمْسَكَ عَلَيْهِ الْعُقُوبَةَ بِذَنْبِهِ حَتّٰى يُوَافِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ عَيْرٌ۔ (۲)

---

(۱) مسند إسحاق بن راھویہ، مسند أم المؤمنین عائشة رضی اللہ عنہا، ج ۲، ص ۴۰۳، رقم ۹۵۶، مکتبة الایمان، المدینة المنورة۔ مسند اسحاق کے محقق ”ڈاکٹر عبد الغفور عبد الحق حسین“ نے بیان کیا: اس حدیث کی سند اپنے متابعات وشواہد کے ساتھ حسن ہے۔[ایضًا]

(۲) المستدرک علی الصحیحین، کتاب الحدود، ج ۴، ص ۴۱۸، رقم ۸۱۳۳، دار الکتب العلمیة، بیروت۔ امام حاکم (متوفی ۴۰۵ھ) فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے مگر شیخین نے اس کی تخریج نہیں کی۔[ایضًا] علامہ ذہبی (متوفی ۷۴۸ھ) فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔[تلخیص الذھبی علی المستدرک، کتاب الحدود، ج ۴، ص ۳۷۷، دار المعرفة، بیروت]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مغفل بیان کرتے ہیں: زمانۂ جاہلیت میں ایک طوائفہ تھی،اس کے پاس سے ایک مرد گزرا،اس مرد نے اس عورت کی جانب اپنا ہاتھ بڑھایا،عورت نے کہا: رک جا،اللہ تعالی نے شرک کو ختم کردیا ہے اور اسلام لے آیا ہے،اس آدمی نے اس عورت کو چھوڑ دیا اور واپس آگیا،وہ اس عورت کی طرف دیکھتا ہوا جارہا تھا کہ اس کا منہ دیوار سے ٹکرا گیا۔راوی کہتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں آیا اور سارا ماجرا سنایا،نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ”تم وہ آدمی ہو جس کے ساتھ اللہ تعالی نے بھلائی کا ارادہ فرمایا،بے شک اللہ جب اپنے بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے اس کے گناہ کی سزا جلد ہی دے دیتا ہے اور جب بندے کے ساتھ بُرائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کی سزا میں تاخیر فرماتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اسے اس کے گناہوں کی پوری سزا دے گا(۱) اور اس وقت اس کا گناہ عیر پہاڑ جتنا ہو چکا ہوگا“۔

مرنے سے پہلے پاک کردیتا ہے

[۱۹] حدّثنا أحمد بن الحسين الحذاء ثنا إسماعيل بن عبيد بن أبي كريمة ثنا محمد بن سلمة عن أبي عبدالرحيم عن أبي عبدالملك عن القاسم عن أبي أمامة قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا طَهَّرَهُ قَبْلَ مَوْتِهِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَمَا طُهُورُ الْعَبْدِ؟ قَالَ: عَمَلٌ صَالِحٌ يُلْهِمُهُ إِيَّاهُ، حَتّٰى يَقْبِضَهُ عَلَيْهِ۔ (۲)

ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد

---

(۱) حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی قدس سرہ فرماتے ہیں: ”یعنی گناہوں پر دنیا میں پکڑ ہو جانا اللہ کی رحمت کی علامت ہے اور باوجود سرکشی و زیادتی گناہ کے ہر طرح کا عیش ملنا غضبِ الٰہی کی نشانی ہے کہ اس کا منشاء یہ ہے کہ تمام گناہوں کی سزا آخرت میں دی جائے۔(اللہ کی پناہ)“ [مرآۃ المناجیح، جنازوں کا بیان، ج ۲،ص ۴۲۸،تحت حدیث ۱۵۶۵،نعیمی کتب خانہ، گجرات]

(۲) المعجم الکبیر للطبرانی، ج ۸،ص ۲۷۴،رقم ۷۹۰۰،مکتبۃ ابن تیمیۃ، القاهرة۔امام ہیثمی (متوفی ۸۰۷ھ) فرماتے ہیں: اس حدیث کو امام طبرانی نے متعدد سندوں سے روایت کیا،اس کی ایک سند میں بقیہ بن ولید ہے،جس کے سماع کی صراحت ہے،اس حدیث کے بقیہ تمام راوی ثقہ ہیں۔[مجمع الزوائد، کتاب القدر، باب علامۃ خاتمۃ الخیر، ج ۷،ص ۳۱۲،رقم ۱۱۹۳۲،دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے مرنے سے پہلے اسے پاک کر دیتا ہے''۔

صحابہ نے عرض کی: ''یارسول اللہ! ''طہور العبد'' سے کیا مراد ہے؟''

آپ نے فرمایا: ''نیک اعمال کی توفیق دیتا ہے پھر اسے موت دیتا ہے''۔

دل کو غنی بنا دیتا ھے

[۲۰] حدثنا عبداللہ حدثنی أبی حدثنا حسین حدثنا المبارک عن الحسن قال: قال رسول اللہ ﷺ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا كَفَّ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ،وَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ شَرًّا بَثَّ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَجَعَلَ فَاقَتَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ۔ (۱)

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے جائیداد وغیرہ روک لیتا ہے اور اس کے دل کو امیر بنا دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بُرائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے لیے بہت سی جائیداد مہیا کر دیتا ہے اور اسے ہر طرف فاقے نظر آتے ہیں''۔

دل کا قفل کھول دیتا ھے

[۲۱] أخبرنا محمد بن عمر بن الحسن ثنا الفضل بن محمد بن سعید ثنا عبداللہ بن محمد حیان نا عبدالرحمن بن داود نا أبو عبداللہ عمرو بن إسحاق بن إبراھیم بن العلاء بن الضحاک حدثنی سعید بن إبراھیم حدثنی عبداللہ بن رجاء بن صبح الربعی عن شرحبیل بن الحکم عن عامر

---

(۱) کتاب الزھد لأحمد بن حنبل، زھد عبید بن عمیر، ص ۳۲۱، رقم ۲۳۴۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت۔ کتاب الزھد کے محقق ''محمد احمد عیسیٰ'' نے بیان کیا: یہ حدیث ضعیف ومرسل ہے۔[کتاب الزھد، تحقیق: محمد احمد عیسیٰ، ص ۳۹۲، رقم ۲۳۴۳، دار الغد الجدید، المنصورۃ، مصر]

بن نابل عن كثير بن مرة عن أبي ذر قال: قال رسول الله ﷺ: لَمْ يُعْطِ اللهُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ شَيْئًا هُوَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يُسْلِكَ فِي قَلْبِهِ الْيَقِينَ وَعِنْدَ اللهِ مَفَاتِيحُ الْقُلُوبِ فَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا: فَتَحَ لَهُ قُفْلَ قَلْبِهِ وَالْيَقِينِ وَالصِّدْقِ وَجَعَلَ قَلْبَهُ وِعَاءً وَعِيًا لِمَا سَلَكَ فِيهِ وَجَعَلَ قَلْبَهُ سَلِيمًا وَلِسَانَهُ صَادِقًا وَخَلِيقَتَهُ مُسْتَقِيمَةً وَجَعَلَ أُذُنَهُ سَمِيعَةً وَعَيْنَهُ بَصِيرَةً وَلَمْ يُؤْتَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ شَيْئًا يَعْنِي هُوَ شَرٌّ مِنْ أَنْ يُسْلِكَ اللهُ فِي قَلْبِهِ الرِّيبَةَ، وَجَعَلَ نَفْسَهُ شَرِّةً شَرِهَةً مُشْرِفَةً مُتَطَلِّعَةً لَا يَنْفَعُهُ الْمَالُ وَإِنْ أَكْثَرَ لَهُ، وَغَلَّقَ اللهُ الْقُفْلَ عَلَى قَلْبِهِ فَجَعَلَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ۔ (۱)

ترجمہ: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالی نے کسی شخص کو اس سے بہتر کوئی چیز نہیں دی کہ اس کا دل یقین اور سچائی کی پیروی کرے اور اللہ کے پاس ہی دلوں کی کنجیاں ہیں تو اللہ تعالی جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے دل کا قفل کھول دیتا ہے اور اس کے دل میں ایمان، یقین اور سچائی ڈال دیتا ہے اور اس کے دل کو (دل میں چلنے والی چیزوں کے لیے) محفوظ برتن بنا دیتا ہے اور اس کے دل کو سلامتی والا اور اس کی زبان کو سچا بنا دیتا ہے، اس کے اخلاق کو درست، اس کے کانوں کو سننے والا اور آنکھوں کو دیکھنے والا بنا دیتا ہے۔

اللہ تعالی نے کسی شخص کو اس سے بدتر چیز نہیں دی کہ اس کا دل شکوک وشبہات میں مبتلا ہو، اس کی آنکھیں لالچی ہوں، وہ ایسا آگے دیکھنے والا ہو کہ مال اس کو فائدہ نہ دے، اگر چہ مال

(۱) کتاب الترغیب والترھیب للأصبهانی، باب فی الترغیب فی الصدق وما أعد الله للصادقین، ج ۲ ص ۲۹۶، ۲۹۷، رقم ۱۶۱۹، دارالحدیث، القاھرۃ۔ الترغیب والترھیب کے محققین ''ابو اسحاق مجدی عطیہ سمنودی وغیرہ'' نے بیان کیا: اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [الترغیب والترھیب لقوام السنۃ، باب الترغیب فی الصدق... الخ، ج ۳ ص ۹۲، رقم ۱۶۱۹، مکتب رایۃ التوحید، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ]

کی کثرت ہو اور اللہ اس کے دل کو مقفل کر کے اسے ایسا تنگ اور عجیب وغریب بنادے گویا وہ زبردستی آسمان پر چڑھ رہا ہے"۔

مصیبت میں مبتلا فرمادیتا ھے

[۲۲]حدثنا عبداللہ بن یوسف أخبرنا مالك عن محمد بن عبداللہ بن علی عبدالرحمن بن أبي صعصة أنه قال: سمعت سعید بن یسار أبا الحباب یقول: سمعت أبا ہریرة یقول: قال رسول اللہ ﷺ: مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ۔(۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس شخص سے اللہ تعالی بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے کسی مصیبت میں مبتلا فرمادیتا ہے"۔(۲)

اس حدیث پاک کا معنی بیان کرتے ہوئے علامہ شہاب الدین قسطلانی فرماتے ہیں:

من یرد اللہ به خیرًا أوصل إلیه مصیبةً لیطھرہ به من الذّنوب ولیرفع درجته۔(۳)

یعنی اللہ تعالی جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے مصیبت میں مبتلا فرمادیتا ہے تاکہ اسے گناہ سے پاک کردے اور اس کے درجات کو بلند فرمادے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إذا أراد اللہ بعبد خیرًا صرف المصیبة عن نفسه إلی ماله لیأجرہ۔(۴)

---

(۱) صحیح البخاری، کتاب المرضی، باب ماجاء فی کفارۃ المرض، ص ۱۴۳۱، رقم ۵۶۴۵، دار ابن کثیر، دمشق۔ بیروت

(۲) حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی قدس سرہ فرماتے ہیں: "تاکہ وہ مصیبت زدہ بندہ اس پر صبر کرے اور اس کے درجے بڑھیں، انسان صبر سے وہاں پہنچتا ہے جہاں دیگر عبادات سے نہیں پہنچ سکتا"۔ [مرآۃ المناجیح، جنازوں کا بیان، ج ۲، ص ۴۱۵، تحت حدیث ۱۵۳۶، نعیمی کتب خانہ، گجرات]

(۳) إرشاد الساری لشرح صحیح البخاری، کتاب المرضی، باب ماجاء فی کفارۃ المرض، ص ۳۸۷، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۴) کتاب التمھید لابن عبدالبر، کتاب العین، باب ماجاء فی أجر المریض، ج ۱۵، ص ۳۶۰، الفاروق الحدیثة، القاھرۃ

یعنی اللہ تعالی جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو مصیبت کو اس کی جان سے مال کی طرف پھیر دیتا ہے تا کہ اسے اجر و ثواب ملے۔

دل میں پرھیزگاری ڈال دیتا ھے

[۲۳]أخبرنا عبدالله بن محمد بن سلم ببيت المقدس حدثنا حرملة بن يحيى حدثنا ابن وهب أخبرني عمرو بن الحارث أنّ أبا السمح حدّثه عن ابن حجيرة عن أبي هريرة عن رسول الله ﷺ أنّه قال: سَأَلَ مُوسٰى رَبَّهُ عَنْ سِتِّ خِصَالٍ، كَانَ يَظُنُّ أَنَّهَا لَهُ خَالِصَةً، وَالسَّابِعَةُ لَمْ يَكُنْ مُوسٰى يُحِبُّهَا، قَالَ: يَا رَبِّ أَيُّ عِبَادِكَ أَتْقٰى؟ قَالَ: اَلَّذِي يَذْكُرُ وَلَا يَنْسٰى، قَالَ: فَأَيُّ عِبَادِكَ أَهْدٰى؟ قَالَ: اَلَّذِي يَتَّبِعُ الْهُدٰى، قَالَ: فَأَيُّ عِبَادِكَ أَحْكَمُ؟ قَالَ: اَلَّذِي يَحْكُمُ لِلنَّاسِ كَمَا يَحْكُمُ لِنَفْسِهِ، قَالَ: فَأَيُّ عِبَادِكَ أَعْلَمُ؟ قَالَ: عَالِمٌ لَا يَشْبَعُ مِنَ الْعِلْمِ، يَجْمَعُ عِلْمَ النَّاسِ إِلٰى عِلْمِهِ، قَالَ: فَأَيُّ عِبَادِكَ أَعَزُّ؟ قَالَ: اَلَّذِي إِذَا قَدَرَ غَفَرَ، قَالَ: فَأَيُّ عِبَادِكَ أَغْنٰى؟ قَالَ: اَلَّذِي يَرْضٰى بِمَا يُؤْتٰى، قَالَ: فَأَيُّ عِبَادِكَ أَفْقَرُ؟ قَالَ: صَاحِبٌ مَنْقُوصٌ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ ظَهْرٍ، إِنَّمَا الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ، وَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا جَعَلَ غِنَاهُ فِي نَفْسِهِ وَتُقَاهُ فِي قَلْبِهِ، وَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ شَرًّا جَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ۔ (۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''حضرت موسی علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے چھ چیزوں کے بارے میں دریافت کیا، وہ یہ سمجھتے تھے کہ یہ صرف ان کے ساتھ مخصوص ہیں جب کہ ساتویں چیز کو حضرت موسی علیہ السلام

(۱) صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، کتاب التاریخ، باب بدء الخلق، ذکر سؤال کلیم اللہ جل وعلا ربہ عن خصال سبع، ج ۱۴، ص ۱۰۰، ۱۰۱، رقم ۶۲۱۷، موسسۃ الرسالۃ، بیروت۔ صحیح ابن حبان کے محقق ''شعیب ارنؤوط'' نے بیان کیا: اس حدیث کی سند حسن ہے، اس کے راوی ثقہ ہیں۔ [ایضاً ص ۱۰۱]

پسند نہیں کرتے تھے۔

انھوں نے دریافت کیا: ”اے میرے پروردگار! تیرے بندوں میں کون سب سے زیادہ پرہیز گار ہے؟“

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: ”وہ جو ذکر کرتا ہے اور بھولتا نہیں ہے“۔

حضرت موسی علیہ السلام نے عرض کیا: ”تیرے بندوں میں کون سب سے زیادہ ہدایت یافتہ ہے؟“

اللہ تعالی نے فرمایا: ”جو ہدایت کی پیروی کرتا ہے“۔

حضرت موسی علیہ السلام نے عرض کی: ”تیرے بندوں میں کون سب سے بہترین فیصلہ کرنے والا ہے؟“

اللہ تعالی نے فرمایا: ”جو لوگوں کے لیے وہی فیصلہ کرے جو اپنی ذات کے لیے کرتا ہے“۔

حضرت موسی علیہ السلام نے عرض کی: ”تیرے بندوں میں کون سب سے زیادہ علم والا ہے؟“

اللہ تعالی نے فرمایا: ”وہ عالم جو علم سے سیر نہیں ہوتا اور لوگوں کے علم کو اپنے علم کے ساتھ جمع کر لیتا ہے“۔

حضرت موسی علیہ السلام نے عرض کی: ”تیرے بندوں میں کون سب سے زیادہ طاقت ور ہے؟“

اللہ تعالی نے فرمایا: ”جب وہ قدرت رکھتا ہو تو معاف کر دے“۔

حضرت موسی علیہ السلام نے عرض کی: ”تیرے بندوں میں کون سب سے زیادہ خوش حال ہے؟“

اللہ تعالی نے فرمایا: ”جو اس چیز پر راضی ہو جو اسے دی گئی ہے“۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: ''تیرے بندوں میں کون سب سے زیادہ غریب ہے؟''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تھوڑا سمجھ کر مزید طلب کرنے والا''۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خوش حالی ساز و سامان سے نہیں ہوتی بل کہ خوش حالی دل کا غنی ہونا ہے، اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے مَن میں خوش حالی اور اس کے دل میں پرہیز گاری ڈال دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بُرائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کی غربت اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے''۔

خیر کا راستہ آسان کر دیتا ھے

[۲۴] ثنا مهران عن أبي سنان عن عبد الملك بن سمرة أبي زايد عن النزال بن سبرة قال: قال النبي ﷺ: مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إلا وَقَدْ كَتَبَ اللهُ عَلَيْها ما هِيَ لاقِيَتُهُ وَأَعْرَابِيٌّ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ مُرْتَادٌ، فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: فما جاء بي أَضْرِبُ من وادي كذا و كذا إن كان قد فُرِغ من الأمرِ؟! فنكت النبيُّ ﷺ في الأرض، حَتّٰى ظَنَّ الْقَوْمُ أنه وَدَّ أنه لم يكنْ تكلَّم بشيءٍ منه، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: كلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ، فَمَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يَسَّرَهُ لِسَبِيلِ الْخَيْرِ، وَمَنْ يُرِدْ بِهِ شَرًّا يَسَّرَهُ لِسَبِيلِ الشَّرِّ. فَلَقِيتُ عمرو بنَ مُرَّةَ، فعرَضْتُ عليه هذا الحديث، فقال: قال النبيُّ ﷺ، وَزَادَ فِيه: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى. وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى. فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى. وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى. وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى. فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى﴾۔ (۱)

ترجمہ: حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے

(۱) تفسیر طبری، تفسیر سورۃ [واللیل اذا یغشی] ج۱۱، ص۶۰۴، رقم ۳۷۵۸۲، دار الحدیث، القاہرۃ۔ تفسیر طبری کے محقق ''اسلام منصور عبد الحمید'' نے بیان کیا: یہ حدیث ضعیف ہے۔ [ایضاً]

ارشاد فرمایا: ''ہر جاندار کو کیا ملنے والا ہے یہ اللہ تعالی نے لکھ دیا ہے''۔

اس وقت ایک شک میں مبتلا دیہاتی نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھا، اس نے کہا: ''تو مجھے فلاں فلاں وادی سے کون سی چیز لے آئی؟ اگر معاملہ ختم ہو چکا ہے؟''

اس پر نبی کریم ﷺ نے زمین کو کُرید احتی کہ لوگوں نے گمان کیا کہ حضور کی یہ خواہش تھی کہ اس نے کچھ نہ کہا ہوتا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہر شخص کو اس چیز کی توفیق دی جاتی ہے، جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے، تو اللہ تعالی جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کے لیے خیر کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور جس کے ساتھ بُرائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کے لیے شر کا راستہ آسان کر دیتا ہے''۔

راوی کہتے ہیں کہ: میری ملاقات حضرت عمرو بن مرہ سے ہوئی تو میں نے یہ حدیث ان کے سامنے بیان کی، انھوں نے فرمایا: ''یہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے اور اس آیت کریمہ کا اضافہ کیا:

فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى۔

ترجمہ: ''تو جس نے دیا اور پرہیز گار بنا اور سب سے اچھی راہ کو سچا مانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے اور رہا وہ جس نے بخل کیا اور بے پروا بنا اور سب سے اچھی راہ کو جھٹلایا تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کر دیں گے''۔

معاش میں نرمی پیدا کردیتا ھے

[۲۵] أنا علي بن أحمد بن عبدان أنا أحمد بن عبيد ثنا محمود بن محمد الحلبي ثنا سويد بن سعيد ثنا علي بن مسهر عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت: قال رسول الله ﷺ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعُبَيْدٍ خَيْرًا

رَزَقَهُمُ الرِّفْقَ فِي مَعَايِشِهِمْ، وَإِذَا أَرَادَ بِهِمْ شَرًّا أَوْ قَالَ غَيْرَ ذٰلِكَ رَزَقَهُمُ الْخُرْقَ فِي مَعَايِشِهِمْ۔ (۱)

ترجمہ: امّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ جب بندوں کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان کے معاش میں نرمی اور آسانی پیدا کر دیتا ہے اور جب بندوں کے ساتھ بُرائی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان کے معاش میں سختی پیدا کر دیتا ہے“۔

تین خصلتیں پیدا کردیتا ھے

[۲۶] أخبرنا أبو عبدالله الحافظ ثنا أبو العباس محمد بن يعقوب ثنا الربيع بن سليمان ثنا عبدالله بن وهب أنا سليمان بن هلال عن موسى بن عبيدة عن محمد بن كعب القرظي قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا جَعَلَ فِيهِ ثَلَاثَ خِصَالٍ: فِقْهَهُ فِي الدِّينِ، وَزُهْدَهُ فِي الدُّنْيَا وَبَصَرَهُ عُيُوبَهُ۔ (۲)

ترجمہ: حضرت محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس میں تین خصلتیں پیدا فرما دیتا ہے:

(۱) دین کی سمجھ بوجھ۔۔۔۔(۲) دنیا سے بے رغبتی۔۔۔۔(۳) اور اپنے عیوب کی معرفت“۔

---

(۱) شعب الایمان للبیہقی، باب الاقتصاد فی النفقۃ وتحریم أکل المال الباطل، ج ۵، ص ۲۵۳، رقم ۶۵۶۱، دار الکتب العلمیۃ، بیروت۔ شعب الایمان کے محقق ”مختار احمد ندوی“ نے بیان کیا: اس حدیث کی سند سوید بن سعید حدثانی کے سبب ضعیف ہے۔ [الجامع لشعب الایمان، ج ۸، ص ۴۹۸، رقم ۶۱۴۱، مکتبۃ الرشد، الریاض]

(۲) شعب الایمان للبیہقی، باب فی الزہد وقصر الأمل، ج ۷، ص ۳۴۷، رقم ۱۰۵۳۵، دار الکتب العلمیۃ، بیروت۔ شعب الایمان کے محقق ”مختار احمد ندوی“ نے بیان کیا: اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [الجامع لشعب الایمان، ج ۱۳، ص ۱۲۲، رقم ۱۰۰۵۳، مکتبۃ الرشد، الریاض]

معاملات کو بُردباروں کے حوالے کر دیتا ھے

[۲۷]أخبرنا أبي وحمد بن نصر قالا: أخبرنا على بن عبد الحميد أخبرنا ابن لال أخبرنا القاسم بن ابى صالح حدثنا ابن ديزل وأبو حاتم قالا: حدثنا موسى بن اسماعيل حدثنا حماد عن حميد عن الحسن عن مهران وله صحبة قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِقَوْمٍ خَيْرًا وَلّٰى عَلَيْهِمْ حُلَمَاءَهُمْ، وَقَضّٰى بَيْنَهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ، وَجَعَلَ الْمَالَ فِي سمحَائِهِمْ، وَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِقَوْمٍ شَرًّا وَلّٰى عَلَيْهِمْ سُفَهَاءَهُمْ، وَجَعَلَ الْمَالَ فِي بُخَلَائِهِمْ ۔(۱)

ترجمہ: حضرت مہران رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالی جب کسی قوم کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے معاملات کو بردبار عقل مندوں کے حوالے کرتا ہے، اُن کے مابین فیصلے اُن کے علما کرتے ہیں اور مال ان کے سخیوں کو عطا کرتا ہے اور جب اللہ تعالی کسی قوم کے ساتھ بُرائی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان کے معاملات بے وقوف حکمرانوں کے حوالے کر دیتا ہے اور مال ان کے بخیلوں کو دے دیتا ہے''۔

صحابہ کی محبت ڈال دیتا ھے

[۲۸]عمران أبونصر يروى عن محمد بن سلمة البصرى حدّث أبوحامد الأشعرى حدّثنى أبونصر عمران ثنا محمد بن سلمة البصرى بفارس ثنا محمد بن كثير العبدى ثنا حماد بن سلمة عن ثابت عن أنس قال قال النبى ﷺ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِرَجُلٍ مِّنْ أُمَّتِي خَيْرًا أَلْقَى حُبَّ أَصْحَابِي فِي

---

(۱)الغرائب الملتقطة من مسند الفردوس لابن حجر، من حرف الألف، ج۱،ص۲۵۹، رقم ۲۳۶، جمعية دار البر، دبئ۔ غرائب ملتقطہ کے محقق ''ڈاکٹر عربی دائز فریاطی'' نے بیان کیا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ [ایضاً] اور علامہ عبد الرؤف مناوی فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند جید ہے۔ [فيض القدير، حرف الهمزة، ج۱،ص۳۳۸، تحت حديث ۳۹۱، دار الكتب العلمية، بيروت]

قَلْبِهِ۔(۱)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالی جب میری امت کے کسی شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے دل میں میرے صحابہ کی محبت ڈال دیتا ہے"۔

اس حدیث کی تشریح میں علامہ عبد الرؤف مناوی فرماتے ہیں:

والمراد محبة الصحابة رضی الله عنهم كلّهم حتّى أنّ من أحبّ بعضهم، وأبغض بعضهم لا يكون ذلك علامة على إرادة الخير به۔(۲)

ترجمہ: اس حدیث میں حب اصحاب سے تمام صحابۂ کرام کی محبت مراد ہے یہاں تک کہ اگر کوئی شخص بعض صحابۂ کرام سے تو محبت کرتا ہے لیکن بعض سے بغض رکھتا ہے تو ایسا شخص اس بشارت میں داخل نہیں۔

ایک اور مقام پر علامہ مناوی فرماتے ہیں:

فمحبتهم علامة على إرادة الله الخير بمحبهم كما أنّ بغضهم علامة على عدمه۔(۳)

ترجمہ: لہذا صحابۂ کرام کی محبت اللہ تعالی کے بھلائی کا ارادہ فرمانے کی دلیل ہے جیسا کہ ان سے بغض بھلائی کا ارادہ نہ فرمانے کی دلیل۔

---

(۱) تاریخ أصبهان، باب العین، من اسمه علی، ج۱، ص۴۶۷، رقم ۹۲۹، دار الکتب العلمیة، بیروت/الجامع الصغیر للسیوطی، ج۱، ص۳۰، رقم ۳۹۵، دار الکتب العلمیة، بیروت۔ امام مناوی فرماتے ہیں: یہ حدیث ضعیف ہے لیکن اس کے دوسرے شواہد ہیں۔[فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، حرف الهمزة، ج۱، ص۳۳۹، تحت حدیث ۳۹۵، دار الکتب العلمیة، بیروت]

(۲) فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، حرف الهمزة، ج۱، ص۳۳۹، تحت حدیث ۳۹۵، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۳) التیسیر شرح الجامع الصغیر، ج۱، ص۶۶، دار الطباعة الخدیویة، مصر

آزمائش میں مبتلا کردیتا ھے

[۲۹]عن أبي عتبة الخولاني قال: قال رسول الله ﷺ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا ابْتَلَاهُ، وَإِذَا ابْتَلَاهُ أَضْنَاهُ. قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا أَضْنَاهُ؟ قَالَ: لَا يَتْرُكُ لَهُ أَهْلًا وَلَا مَالًا۔ (۱)

ترجمہ: حضرت ابوعتبہ خولانی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالی جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے آزمائش میں مبتلا کرتا ہے، اور جب اسے آزماتا ہے تو اسے لاغر وفقیر بنا دیتا ہے''۔

ایک شخص نے عرض کیا: ''یارسول اللہ! کس طرح لاغر وفقیر بنا دیتا ہے؟''

فرمایا: ''اللہ اس کے لیے نہ اہل چھوڑتا ہے نہ مال''۔

اب ذیل میں صحابہ وتابعین کے آثار اور بزرگانِ دین کے اقوال پیش ہیں۔

درستی عطا فرماتا ھے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا سَدَّدَهُ، وَجَعَلَ سُؤَالَهُ عَمَّا يَعْنِيهِ، وَعَلَّمَهُ فِيمَا يَنْفَعُهُ۔ (۲)

ترجمہ: ''اللہ تعالی جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے درستی عطا فرماتا ہے، اس کا سوال ضروری مسائل میں کر دیتا ہے اور اسے وہ سکھاتا ہے جو اس کے لیے فائدہ مند ہو''۔

---

(۱) مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، کتاب الجنائز، باب فیمن یبتلی، ج ۳، ص ۴، رقم ۳۷۳۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت۔ امام ہیثمی فرماتے ہیں: اس حدیث کو امام طبرانی نے ''معجم کبیر'' میں روایت کیا، اس کی سند میں امام طبرانی کے شیخ ابراہیم بن محمد ہیں جنھیں امام ذہبی نے ضعیف قرار دیا اور سبب بیان نہیں کیا۔ اس حدیث کے بقیہ تمام راوی ثقہ ہیں۔ [ایضًا]

(۲) الابانۃ الکبری لابن بطۃ، ج ۱، ص ۴۱۹، رقم ۳۳۷، دار الرایۃ، الریاض

دس خصلتیں عطا فرماتا ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا(۱) فرماتی ہیں کہ:

”اللہ جس کی بھلائی چاہتا ہے اسے صدق مقال، اکل حلال، سائلین کی حاجت روائی، امانت کی حفاظت، حیاء اور شرم، پڑوسیوں سے اچھا سلوک، مہمان کی تواضع، بڑوں کا احترام، چھوٹوں کا لحاظ، ماں باپ کی خدمت نصیب فرماتا ہے یہ اخلاق محمدیہ کا ایک کرشمہ ہیں“۔(۲)

بارش نازل کرتا ہے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِذَا أَرَادَ اللهُ بِقَوْمٍ خَيْرًا أَرْسَلَ عَلَيْهِمُ الْمَطَرَ وَحَبَسَ عَنْهُمْ كَثْرَةَ الرِّيَاحِ، وَإِذَا أَرَادَ بِقَوْمٍ شَرًّا حَبَسَ عَنْهُمُ الْمَطَرَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ كَثْرَةَ الرِّيَاحِ۔(۳)

ترجمہ: ”اللہ تعالی جب کسی قوم کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان پر بارش نازل کرتا ہے اور زیادہ [سخت] ہواؤں کو ان سے روک لیتا ہے اور اللہ تعالی جب کسی قوم کے ساتھ برائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اللہ تعالی ان سے بارش کو روک لیتا ہے اور سخت ہواؤں کو ان پر مسلط کر دیتا ہے“۔

---

(۱) اس روایت کو حافظ تمام بن محمد رازی (متوفی ۴۱۴ھ) نے ”کتاب الفوائد، ج ۲، ص ۲۸۸، رقم ۱۷۷۰، مطبوعہ مکتبۃ الرشد، الریاض“ میں، امام بیہقی (متوفی ۴۵۸ھ) نے ”شعب الایمان، باب الحیاء، ج ۶، ص ۱۳۷، رقم ۷۷۲۰، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت“ میں اور حافظ ابن عساکر (متوفی ۵۷۱ھ) نے ”تاریخ دمشق، ج ۶۱، ص ۳۷۰، ۳۷۱، مطبوعہ دار الفکر، بیروت“ میں مرفوعاً ذکر کیا ہے۔

(۲) مرآۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب الفضائل والشمائل، باب فضائل سید المرسلین، الفصل الثانی، ج ۸، ص ۳۲، تحت حدیث ۵۷۷۰، نعیمی کتب خانہ، گجرات

مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب الفضائل والشمائل، باب فضائل سید المرسلین، ج ۱۰، ص ۴۹۴، تحت رقم ۵۷۷۰، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۳) تفسیر روح البیان، سورۃ حم السجدۃ، ج ۸، ص ۲۴۴، دار احیاء التراث العربی، بیروت

عطیہ عطا فرماتا ہے

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا أَعْطَاهُ مِنَ الدُّنْيَا عَطِيَّةً، ثُمَّ يُمْسِكُ، فَإِذَا أَنْفَدَ أَعَادَ عَلَيْهِ، وَإِذَا هَانَ عَلَيْهِ عَبْدٌ بَسَطَهَا لَهُ بَسْطًا ۔(1)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دنیا سے کوئی عطیہ عطا فرماتا ہے، پھر اسے باقی رکھتا ہے، جب وہ ختم ہو جاتا ہے تو دوبارہ عطا فرماتا ہے، پس جب بندہ اس کی ناقدری کرتا ہے تو وہ اسے اٹھا لیتا ہے''۔

اخلاقِ حسنہ عطا فرماتا ہے

حضرت طاؤس بن کیسان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

إِنَّ هٰذِهِ الْأَخْلَاقَ مَنَائِحُ يَمْنَحُهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ، فَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا مَنَحَهُ مِنْهَا خُلُقًا صَالِحًا ۔(2)

ترجمہ: ''بے شک یہ اخلاق اللہ کی جانب سے ایسے عطیات ہیں، جنھیں اللہ عزوجل اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے تو جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے نیک خصلتوں (اخلاقِ حسنہ) کی دولت عطا فرماتا ہے''۔

دل میں ایک واعظ پیدا کر دیتا ہے

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِذَا أَرَادَ اللهُ بِالْعَبْدِ خَيْرًا وَجَعَلَ لَهُ مِنْ قَلْبِهِ وَاعِظًا يَأْمُرُهُ وَيَنْهَاهُ وَيُجْرِي اللهُ الْخَيْرَ عَلٰى يَدَيْ مَنْ يَشَاءُ أَوِ الشَّرَّ عَلٰى يَدَيْ مَنْ يَشَاءُ ۔(3)

---

(1) ذم الدنیا لابن أبی الدنیا، ص ۱۳۹، رقم ۳۱۵، موسسۃ الکتب الثقافیۃ، بیروت

(2) مکارم الأخلاق لابن أبی الدنیا، ص ۳۸، رقم ۳۲، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(3) کتاب الزھد لھناد بن السری، باب الموعظۃ وقصر الأمل، ص ۲۹۰، رقم ۵۰۶، دار الخلفاء، کویت
کتاب الزھد لأحمد بن حنبل، زھد محمد بن سیرین، ص ۲۴۸، رقم ۱۷۶۸، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

ترجمہ: ”جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے دل میں ایک واعظ پیدا فرمادیتا ہے جو اسے نیکی کا حکم دیتا اور بُرائی سے منع کرتا ہے، اور اللہ جس کے ہاتھ پر چاہتا ہے بھلائی جاری کردیتا ہے اور جس کے ہاتھ پر چاہتا ہے بُرائی جاری کردیتا ہے“۔

دل کی آنکھیں کھول دیتا ھے

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَا مِنْ عَبْدٍ إِلَّا وَلَهُ أَرْبَعُ أَعْيُنٍ، عَيْنَانِ فِي وَجْهِهِ يُبْصِرُ بِهِمَا أُمُورَ الدُّنْيَا، وَعَيْنَانِ فِي قَلْبِهِ يُبْصِرُ بِهِمَا أُمُورَ الْآخِرَةِ، فَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَتَحَ عَيْنَيْهِ اللَّتَيْنِ فِي قَلْبِهِ فَيُبْصِرُ بِهِمَا مَا وُعِدَ بِالْغَيْبِ، وَهُمَا غَيْبٌ فَأَمِنَ الْغَيْبَ بِالْغَيْبِ، وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ غَيْرَ ذٰلِكَ تَرَكَهُ عَلٰى مَا هُوَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَرَأَ: [أَمْ عَلٰى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا]۔ (۱)

ترجمہ: ”ہر شخص کی چار آنکھیں ہوتی ہیں، دو آنکھیں چہرے پر ہوتی ہیں جن کے ذریعے دنیوی معاملات دیکھتا ہے، جب کہ دو آنکھیں دل میں ہوتی ہیں، جن کے ذریعے اخروی معاملات کے نظارے ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے دل کی دونوں آنکھیں کھول دیتا ہے جن کے ذریعے وہ ان چیزوں کو دیکھ لیتا ہے جن کے پوشیدہ رکھنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔

پس وہ ان کے ذریعے ان چیزوں کو دیکھتا ہے جن کا غیب سے اس کے ساتھ وعدہ کیا

---

(۱) حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء، رقم الترجمۃ ۳۱۸ خالد بن معدان، ج ۵ ص ۲۱۲، دار الکتب العلمیۃ، بیروت/اعتلال القلوب للخرائطی، باب من جعل اللہ لہ من قلبہ واعظاً، ج ۱ ص ۳۰، رقم ۴۳، مکتبۃ نزار مصطفی الباز، مکۃ المکرمۃ/کتاب الزھد لأبی داود، خالد بن معدان، ص ۳۹۸، رقم ۵۱۵، دار المشکاۃ، حلوان

گیا ہے تو وہ غیب کے ذریعے غیب پر ایمان لاتا ہے اور جب اللہ عزوجل کسی کے ساتھ بھلائی کے سوا ارادہ فرماتا ہے تو اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے، پھر آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی:

(أَمۡ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقۡفَالُهَا)

ترجمہ: ''یا بعض دلوں پر ان کے قفل لگے ہیں''۔

عمل کا دروازہ کھول دیتا ھے

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبۡدٍ خَيۡرًا فَتَحَ عَلَيۡهِ بَابَ الۡعَمَلِ وَأَغۡلَقَ عَنۡهُ بَابَ الۡجَدَلِ وَإِذَا أَرَادَ بِعَبۡدٍ شَرًّا أَغۡلَقَ عَلَيۡهِ بَابَ الۡعَمَلِ وَفَتَحَ عَلَيۡهِ بَابَ الۡجَدَلِ۔(۱)

ترجمہ: ''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے لیے عمل کا دروازہ کھول دیتا ہے اور جھگڑے کا دروازہ بند کر دیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ برائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے لیے عمل کا دروازہ بند کر دیتا ہے اور جھگڑے کا دروازہ کھول دیتا ہے''۔

قول وفعل کی درستی عطا فرماتا ھے

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبۡدٍ خَيۡرًا أَفۡرَغَ عَلَيۡهِ السَّدَادَ وَكَنَّفَهُ بِالۡعِصۡمَةِ۔(۲)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے قول وفعل کی درستی عطا فرماتا ہے اور اسے گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے''۔

---

(۱) شعب الایمان للبیہقی، باب فی نشر العلم، ج ۲، ص ۲۹۵، رقم ۱۸۳۲، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء، بقیۃ ترجمۃ سفیان الثوری، ج ۷، ص ۳۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

اپنے ذکر کو محبوب مشغلہ بنا دیتا ہے

حضرت میمون بن سیاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا حَبَّبَ إِلَيْهِ ذِكْرَهُ۔ (۱)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اپنے ذکر کو اس کا محبوب مشغلہ بنا دیتا ہے''۔

صوفیائے کرام کے حوالے کر دیتا ہے

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

إِذَا أَرَادَ اللهُ بِالْعَبْدِ خَيْرًا أَوْقَعَهُ عَلَى الصُّوفِيَّةِ وَمَنَعَهُ صُحْبَةَ الْقُرَّاءِ۔ (۲)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے صوفیائے کرام کے حوالے کر دیتا ہے اور اسے (ناعاقبت اندیش) قاریوں کی صحبت سے روک دیتا ہے''۔

خاموشی عطا فرماتا ہے

امام ابن بطہ عکبری حنبلی (متوفی ۳۸۷ھ) فرماتے ہیں:

فَعَلَامَةُ مَنْ أَرَادَ اللهُ بِهِ خَيْرًا وَكَانَ مِمَّنْ سَبَقَتْ لَهُ مِنْ مَوْلَاهُ الْكَرِيمِ عِنَايَةٌ أَنْ يُفْتَحَ لَهُ بَابُ الدُّعَاءِ بِاللَّجَاءِ وَالِافْتِقَارِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ بِالسَّلَامَةِ وَالنَّجَا وَيُهَبُ لَهُ الصَّمْتُ إِلَّا بِمَا لِلّٰهِ فِيهِ رِضًى وَلِدِينِهِ فِيهِ صَلَاحٌ وَأَنْ يَكُونَ حَافِظًا لِلِسَانِهِ عَارِفًا بِأَهْلِ زَمَانِهِ مُقْبِلًا عَلَى شَأْنِهِ قَدْ تَرَكَ الْخَوْضَ وَالْكَلَامَ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ وَالْمَسْأَلَةَ وَالْإِخْبَارَ بِمَا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ فِيهِ

---

(۱) حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء، رقم الترجمۃ ۲۲۰ میمون بن سیاہ، ج ۳، ص ۱۰۷، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) الامام الجنید سید الطائفتین، باب فی تفسیر ألفاظ تدور بین الطائفۃ ... الخ، ص ۲۴۴، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

هَلَاكُهُ لَا يُحِبُّ إِلَّا لِلّٰهِ وَلَا يُبْغِضُ إِلَّا لِلّٰهِ۔ (۱)

ترجمہ: ’’جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا ارادہ فرمایا اور جس کے کریم مولیٰ کی جانب سے عنایت کی پیشگی ہوئی، اس کی پہچان یہ ہے کہ اللہ اس کے لیے اس کی طرف محتاج ہونے کے باعث نجات وسلامتی کے ساتھ دعا کے دروازے کھول دیتا ہے، اسے خاموشی عطا فرماتا ہے، مگر اس امر میں جس میں رضائے الٰہی اور اس کے دین کی بہتری ہو، وہ اپنی زبان کی حفاظت کرنے والا، اپنے اہلِ زمانہ کی معرفت رکھنے والا اور اپنی حالت کی طرف توجہ دینے والا ہوتا ہے، لایعنی امور میں غور وخوض اور بات چیت ترک کر دیتا ہے، جس چیز میں ہلاکت کا شائبہ ہو اس کے بارے میں سوال وجواب چھوڑ دیتا ہے، اللہ کی رضا کے لیے محبت کرتا ہے اور اللہ کی رضا کے لیے دشمنی رکھتا ہے‘‘۔

اہلِ بیت کی محبت عطا کرتا ہے

سید احمد کبیر رفاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَنْ أَرَادَ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا أَلْزَمَهُ وَصِيَّةَ نَبِيِّهِ فِي آلِهِ، فَأَحَبَّهُمْ وَاعْتَنَى بِشَأْنِهِمْ، وَعَظَّمَهُمْ وَحَمَاهُمْ وَصَانَ حِمَاهُمْ، وَكَانَ لَهُمْ مُرَاعِيًا، وَلِحُقُوقِ رَسُولِهِ فِيهِمْ مُرَاعِيًا۔ (۲)

ترجمہ: ’’اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے اہلِ بیت کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت کی تعمیل کی توفیق عطا فرماتا ہے چناں چہ وہ شخص ان سے محبت کرتا ہے، اُن کی تعظیم اور مدد کرتا ہے، اُن کی عزت کی حفاظت کرتا ہے، اُن کے حقوق کی رعایت کرتا

(۱) الابانۃ الکبری لابن بطہ، کتاب الایمان، باب إعلام النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لأمتہ أمر الفتن الجاریۃ... الخ، ج ۲، ص ۵۹۶، تحت رقم ۷۶۳، دار الرایۃ، الریاض

(۲) البرھان المؤید، ص ۱۰۵، دار الکتب العلمیۃ، بیروت / المعارف المحمدیۃ فی الوظائف الأحمدیۃ، ص ۶۱، کتاب ناشرون، بیروت

ہے اور اُن کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقوق کی نگہداشت کرتا ہے"۔

اطاعت وقناعت عطا کرتا ہے

علامہ بہاء الدین الشیہی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۸۵۴ھ) فرماتے ہیں:

قَالَ الْحُكَمَاءُ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا أَلْهَمَهُ الطَّاعَةَ، وَأَلْزَمَهُ الْقَنَاعَةَ، وَفَقَّهَهُ فِي الدِّينِ، وَعَضَدَهُ بِالْيَقِينِ، فَاكْتَفَى بِالْكَفَافِ، وَاكْتَسَى بِالْعَفَافِ، وَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِهِ شَرًّا حَبَّبَ إِلَيْهِ الْمَالَ، وَبَسَطَ مِنْهُ الْآمَالَ، وَشَغَلَهُ بِدُنْيَاهُ وَوَكَلَهُ إِلَى هَوَاهُ، فَرَكِبَ الْفَسَادَ وَظَلَمَ الْعِبَادَ۔ (۱)

ترجمہ: "حکماء فرماتے ہیں کہ: "اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے طاعت وفرماں برداری الہام فرماتا ہے، قناعت سے مالا مال کرتا ہے، اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے، یقین کی دولت سے نوازتا ہے، تھوڑے رزق پر قناعت دیتا ہے اور پاک دامنی عطا فرماتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بُرائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے مال کی محبت میں مبتلا کر دیتا ہے، اس کی امیدوں کو اس کے کشادہ کر دیتا ہے، اسے دنیا میں مشغول کر دیتا ہے، اسے نفسانی خواہشات کے سپرد کر دیتا ہے، پھر وہ فساد اور لوگوں پر ظلم کرنے میں مبتلا ہو جاتا ہے"۔

نیک ساتھی عطا کر دیتا ہے

علامہ شیخ اسماعیل حقی بروسوی (متوفی ۱۱۲۷ھ) فرماتے ہیں:

إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا قَيَّضَ لَهُ قُرَنَاءَ خَيْرٍ يُعِينُونَهُ عَلَى الطَّاعَةِ وَيَدْعُونَهُ إِلَيْهَا، وَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ سُوءًا قَيَّضَ لَهُ أَخْدَانَ سُوءٍ يَحْمِلُونَهُ عَلَى الْمُخَالِفَاتِ وَيَدْعُونَهُ إِلَيْهَا۔ (۲)

---

(۱) المستطرف فی کل فن مستظرف، الباب الخامس فی الآداب والحکم وما أشبہ ذلک، ج ۱، ص ۸۶، دار صادر، بیروت

(۲) تفسیر روح البیان، سورۃ حم السجدۃ، ج ۸، ص ۲۵۱، دار احیاء التراث العربی، بیروت

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے ساتھ نیک ساتھی کر دیتا ہے، جو طاعت وعبادت پر اس کی معاونت کرتے ہیں اور اسے نیکی کی دعوت دیتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بُرائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس پر بُرے ساتھی مسلط کر دیتا ہے جو اسے مخالفتِ حق پر اُبھارتے اور بُرائی کی دعوت دیتے ہیں''۔

اہلِ سنت کی صحبت عطا کرتا ہے

شیخ ابو عبد الرحمن سلمی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۴۱۲ھ) فرماتے ہیں:

إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ مِنْ عَبِيدِهِ خَيْرًا وَفَّقَهُ لِمُعَاشَرَةِ أَهْلِ السُّنَّةِ وَأَهْلِ السِّتْرِ وَالصَّلَاحِ وَيَرُدُّهُ عَنْ صُحْبَةِ أَهْلِ الْهَوٰى وَالْبِدَعِ۔(۱)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اُسے سنت پر عمل کرنے والے، مستور الحال، نیک اور دین دار لوگوں کی صحبت کی توفیق عطا فرماتا ہے اور خواہشات کی پیروی کرنے والوں، بدمذہبوں اور خلافِ شرع کام کرنے والوں کی صحبت سے دور کر دیتا ہے''۔

علامہ بدر الدین محمد غزی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۹۸۴ھ) فرماتے ہیں:

إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا وَفَّقَهُ لِمُعَاشَرَةِ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالصَّلَاحِ وَالدِّيْنِ وَنَزَّهَهُ عَنْ صُحْبَةِ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ وَالْبِدَعِ الْمُخَالِفِينَ۔(۲)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے اہلِ سنت وصاحبانِ دین وتقوی کے ساتھ رہنے کی توفیق عطا فرماتا ہے اور اہلِ ہوا اور بدعتیوں کی صحبت سے دور فرما دیتا ہے''۔

---

(۱) آداب الصحبۃ للسلمی، ص ۴۱، دار الصحابۃ، طنطا

(۲) آداب العشرۃ وذکر الصحبۃ والأخوۃ، ص ۱۶، دار ابن حزم، بیروت

عبادت کے لیے فارغ کردیتا ھے

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا أَمَاتَ عِيَالَهُ وَخَلَّاهُ لِلْعِبَادَةِ۔ (۱)

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے اہل وعیال کو موت دے کر اسے عبادت کے لیے فارغ کر دیتا ہے“۔

(یہاں رحمٰن کے ایسے بندے مراد ہیں جو استغراق کے اس مرتبہ پر فائز ہوتے ہیں جہاں ماسوا کی گنجائش نہیں ہوتی)

خاتمہ نیک عمل پر فرماتا ھے

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ آیت کریمہ: [وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ] کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

إِنَّمَا يُوزَنُ مِنَ الْأَعْمَالِ خَوَاتِيمُهَا، وَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا خَتَمَ لَهُ بِخَيْرِ عَمَلِهِ، وَإِذَا أَرَادَ بِهِ شَرًّا خَتَمَ لَهُ بِشَرِّ عَمَلِهِ۔ (۲)

ترجمہ: ”اعمال کا وزن خاتمے کے اعتبار سے ہوگا، جب اللہ تعالیٰ بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کا خاتمہ نیک عمل پر فرماتا ہے اور جب کسی کے ساتھ برائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کا خاتمہ برے عمل پر ہوتا ہے“۔

صالحین کی خدمت میں لگا دیتا ھے

حضرت ابوعمرو بن نجید رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۳۶۶ھ) فرماتے ہیں:

إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا رَزَقَهُ خِدْمَةَ الصَّالِحِينَ وَالْأَخْيَارِ وَوَفَّقَهُ لِقَبُولِ مَا يُشِيرُونَ بِهِ عَلَيْهِ، وَسَهَّلَ عَلَيْهِ سُبُلَ الْخَيْرِ وَحَجَبَهُ عَنْ رُؤْيَتِهَا۔ (۳)

---

(۱) الطبقات الکبری للشعرانی، رقم الترجمۃ ۳۳، ج۱، ص ۵۷، مکتبۃ الثقافۃ الدینیۃ، القاھرۃ

(۲) حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء، رقم الترجمۃ ۲۵۰۔ وھب بن منبہ، ج ۴، ص ۳۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۳) طبقات الصوفیۃ للسلمی، الطبقۃ الخامسۃ، رقم الترجمۃ ۸۷، ص ۳۴۰، دار الکتب العلمیۃ، بیروت/مناقب الأبرار ومحاسن الأخیار للموصلی، رقم الترجمۃ ۹۱، ج ۲، ص ۱۷۲، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے صالحین اور اخیار کی خدمت میں لگا دیتا ہے اور اسے توفیق دیتا ہے کہ وہ جس کام کا اشارہ کریں، اسے قبول کرلے اور اس کے سامنے بھلائی کی راہ آسان کر دیتا ہے اور اسے ان کے دیکھنے سے روک دیتا ہے''۔

چار یار کی محبت عطا کرتا ہے

امام محمد بن حسین آجری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مِنْ عَلَامَةِ مَنْ أَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ خَيْرًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَصِحَّةِ إِيمَانِهِمْ مَحَبَّتُهُمْ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ ۔ (۱)

ترجمہ: ''جن مومنین سے اللہ عزوجل نے بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے، ان کی پہچان اور ان کے ایمان کی صحت یہ ہے، وہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین سے محبت کرتے ہوں گے''۔

نفس کے عیوب سے باخبر کردیتا ہے

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

إِعْلَمْ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدِهِ خَيْرًا بَصَّرَهُ بِعُيُوبِ نَفْسِهِ، فَمَنْ كَانَتْ بَصِيرَتُهُ نَافِذَةً لَمْ تَخْفَ عَلَيْهِ عُيُوبُهُ، فَإِذَا عَرَفَ الْعُيُوبَ أَمْكَنَهُ الْعِلَاجُ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ الْخَلْقِ جَاهِلُونَ بِعُيُوبِ أَنْفُسِهِمْ، يَرَى أَحَدُهُمُ الْقَذَى فِي عَيْنِ أَخِيهِ، وَلَا يَرَى الْجِذْعَ فِي عَيْنِ نَفْسِهِ ۔ (۲)

ترجمہ: ''جان لیجیے کہ اللہ عزوجل جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے اس کے نفس کے عیوب سے باخبر کر دیتا ہے، جس کی قلبی بصارت تیز ہو اس پر اپنے عیوب

---

(۱) کتاب الشریعۃ للآجری، باب ذکر ثبوت أبی بکر وعمر وعثمان وعلی رضی اللہ عنہم فی قلوب المؤمنین، الجزء الخامس عشر، ص ۱۷۶۹، دار الوطن، الریاض

(۲) إحیاء علوم الدین، کتاب ریاضۃ النفس، بیان الطریق الذی یعرف بہ الانسان عیوب نفسہ، ص ۹۴۶، دار ابن حزم، بیروت

پوشیدہ نہیں رہتے اور جب عیوب کی پہچان ہوتی ہے تو علاج ممکن ہو جاتا ہے، لیکن اکثر لوگ اپنے عیوب سے بے خبر ہیں، انھیں دوسرے کی آنکھ کا تنکا تو دکھائی دیتا ہے لیکن اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا''۔

مؤدب بنادیتا ھے

حضرت غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ (متوفی ۵۶۱ھ) فرماتے ہیں:

مَنۡ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيۡرًا يَتَأَدَّبۡ وَيَتۡرُكۡ مَا كَانَ عَلَيۡهِ، وَمَنۡ يُرِدِ اللهُ بِهِ شَرًّا يَعِشۡ عَلٰى مَا هُوَ عَلَيۡهِ فَيَهۡلِكۡ دُنۡيَا وَآخِرَةً۔ (۱)

ترجمہ: ''اللہ تعالی جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے وہ ادب سیکھتا ہے اور اپنی پہلی حالت کو چھوڑ دیتا ہے اور جس کے ساتھ بُرائی کا ارادہ فرماتا ہے وہ اپنی پہلی حالت پر زندگی بسر کرتا ہے، پس دنیا و آخرت دونوں میں برباد ہو جاتا ہے''۔

زبان پر درود جاری کردیتا ھے

علامہ عبد الرحمن بن جوزی (متوفی ۵۹۷ھ) فرماتے ہیں:

عِبَادَ اللهِ! تَعَاهَدُوا الصَّلَاةَ عَلٰى حَبِيۡبِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ لِأَنَّ اللهَ تَعَالٰى إِذَا أَرَادَ بِعَبۡدِهِ خَيۡرًا يَسَّرَ لِسَانَهُ لِلصَّلَاةِ عَلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ وَإِذَا أَرَادَ بِعَبۡدِهِ شَرًّا حَبَسَ لِسَانَهُ عَنِ الصَّلَاةِ عَلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ۔ (۲)

ترجمہ: ''اللہ کے بندو! ہمارے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کو لازم کرلو، کیوں کہ اللہ تعالی جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کی زبان پر درود پاک کو جاری وساری کر دیتا ہے اور جب اللہ تعالی کسی بندے کے ساتھ بُرائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کی زبان کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے سے روک دیتا ہے''۔

(۱) الفتح الربانی والفیض الرحمانی، المجلس الحادی عشر، ص ۵۷، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۲) بستان الواعظین وریاض السامعین، ص ۳۰۰، مؤسسة الکتب الثقافیة، بیروت

گناہ دشوار کر دیتا ہے

حضرت سلیمان بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۶ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ اللهَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا جَعَلَ الْإِثْمَ عَلَيْهِ وَبِيلًا، فَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ شَرًّا خَضَّرَ لَهُ۔ (۱)

ترجمہ: ''اللہ تعالی جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے لیے گناہ دشوار کر دیتا ہے اور جب کسی بندے کے ساتھ بُرائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے لیے گناہ آسان فرما دیتا ہے''۔

لشکر ملائکہ سے امداد فرماتا ہے

علامہ عبد الرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۰۳۱ھ) فرماتے ہیں:

إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدِهِ خَيْرًا أَمَدَّهُ بِعَسكَرِ الْمَلَائِكَةِ لُطْفًا بِهِ، فَيَجِيئُ مِنهُ الْمَرَاضِي وَالْمُحَابُّ، وَإِذَا أَرَادَ بِعَبدِهِ شَرًّا سلَّطَ عَلَيْهِ عَسْكَرَ الشَّيَاطِينِ، فَيَجِيئُ مِنهُ الْمَسَاخِطُ وَالْمَعَاصِي قَهْرًا عَلَيْهِ وَعدلًا۔ (۲)

ترجمہ: ''جب اللہ تعالی اپنے کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس پر لطف و مہربانی کرتے ہوئے لشکر ملائکہ سے اس کی امداد فرماتا ہے، چناں چہ وہ بندہ محبوب و پسندیدہ امور انجام دیتا ہے اور جب کسی بندے کے ساتھ بُرائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس پر قہر فرماتے ہوئے شیاطین کا لشکر مسلط کر دیتا ہے، چناں چہ وہ شخص ناراضی اور گناہ کے کام کرتا ہے''۔

اولیائے کرام کی تصدیق کرنے والا بناتا ہے

علامہ تاج الدین بن عطاء اللہ سکندری (متوفی ۷۰۹ھ) فرماتے ہیں:

---

(۱) کتاب الزھد لابن المبارک، باب ماجاء فی تخویف عواقب الذنوب، ص ۶۶، رقم ۲۰۷، دار الکتب العلمیۃ، بیروت / تاریخ دمشق، ج ۲۲، ص ۲۱۱، دار الفکر، بیروت

(۲) الجوھرۃ الفاخرۃ فی بیان أصل الطریق إلی معرفۃ مالک الدنیا والآخرۃ للمناوی، ص ۶۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا جَعَلَهُ مِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ لِأَوْلِيَاءِ اللهِ تَعَالَى فِيْمَا جَاءُوْ بِهِ وَإِنْ قَصَرَ عَقْلُهُ عَنْ إِدْرَاكِ ذٰلِكَ ۔ (۱)

ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے اولیاے کرام کی بیان کردہ باتوں کی تصدیق کرنے والوں میں سے کر دیتا ہے، اگرچہ اس کی عقل ان کی باتوں کو سمجھنے سے قاصر ہو۔

خاتمہ

ان احادیث، آثار اور اقوال سے یہ بات واضح ہے کہ نیک اعمال کی توفیق ملنا سعادت مند ہونے کی دلیل ہے کیوں کہ اس کا تعلق براہ راست ارادۂ الٰہی سے ہے، اس لیے ایک مسلمان کو ہمیشہ بارگاہِ الٰہی سے توفیق خیر کی دعا مانگنی چاہیے۔

امید ہے کہ مذکورہ باتوں کو پڑھنے کے بعد قارئین کے دل میں امورِ خیر کا جذبہ ضرور پیدا ہوگا۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولاے کریم بھلائی کا مژدہ پانے والوں میں ہمارا نام بھی شامل فرمائے اور اعمالِ خیر کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین بجاہ سید المرسلین

✶✶✶

(۱) لطائف المنن للس ※ ندري، مقدمة المؤلف، ص ۸، مكتبة القاهرة، مصر

(مصادر و مراجع)

(۱) الجامع الصغیر فی أحادیث البشیر النذیر، حافظ جلال الدین ابو بکر السیوطی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ الثانیۃ ۱۴۲۵ھ۔ ۲۰۰۴ء

(۲) إحیاء علوم الدین، ابو حامد محمد بن محمد الغزالی، دار ابن حزم، بیروت، الطبعۃ الاولی ۱۴۲۶ھ۔ ۲۰۰۵ء

(۳) آداب الصحبۃ، محمد بن الحسین بن محمد بن موسی بن خالد بن سالم ابو عبد الرحمن السلمی النیسابوری، دار الصحابۃ، طنطا، الطبعۃ الاولی ۱۴۱۰ھ۔ ۱۹۹۰ء

(۴) آداب العشرۃ وذکر الصحبۃ والأخوۃ، ابو البرکات بدر الدین محمد الغزی، دار ابن حزم، بیروت، الطبعۃ الاولی ۱۴۱۱ھ۔ ۱۹۹۰ء

(۵) إرشاد الساری لشرح صحیح البخاری، شہاب الدین ابو العباس احمد بن محمد الشافعی القسطلانی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ الاولی ۱۴۱۶ھ۔ ۱۹۹۶ء

(۶) أطراف الغرائب والأفراد من حدیث رسول اللہ، حافظ ابو الفضل محمد بن طاہر بن علی المقدسی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ الاولی ۱۴۱۹ھ۔ ۱۹۹۸ء

(۷) اعتلال القلوب، محمد بن جعفر بن محمد بن سہیل بن شاکر السامری الخرائطی، مکتبۃ نزار مصطفی الباز، مکۃ المکرمۃ، الطبعۃ الاولی ۱۴۲۰ھ۔ ۲۰۰۰ء

(۸) الابانۃ عن شریعۃ الفرق الناجیۃ ومجانبۃ الفرق المذمومۃ المعروف بالابانۃ الکبری، ابو عبد اللہ عبید اللہ بن محمد بن بطۃ العکبری الحنبلی، دار الرایۃ، الریاض، الطبعۃ الاولی ۱۴۰۹ھ۔ ۱۹۸۸ء

(۹) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، علاء الدین علی بن بلبان الفارسی، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، الطبعۃ الاولی ۱۴۰۸ھ۔ ۱۹۸۸ء

(۱۰)الامام الجنید سید الطائفتین، شیخ احمد فرید المزیدی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ الاولی ۱۴۲۷ھ۔ ۲۰۰۶ء

(۱۱)البرھان المؤید، سید احمد کبیر الرفاعی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۱۲)الترغیب والترھیب، حافظ ابوالقاسم اسماعیل بن محمد بن الفضل الاصبھانی المعروف بقوام السنۃ، مکتب رایۃ التوحید، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، الطبعۃ الاولی ۱۴۳۹ھ۔ ۲۰۱۸ء

(۱۳)التیسیر بشرح الجامع الصغیر، محمد عبد الرؤوف المناوی، دار الطباعۃ الخدیویۃ، مصر،

(۱۴)الجامع لشعب الایمان، حافظ ابوبکر احمد بن الحسین البیھقی، مکتبۃ الرشد، الریاض، الطبعۃ الاولی ۱۴۲۳ھ۔ ۲۰۰۳ء

(۱۵)الجلیس الصالح الکافی والأنیس الناصح الشافی، ابوالفرج المعافی بن زکریا بن یحیی المعروف بابن طرار الجریری النھروانی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ الاولی ۱۴۲۶ھ۔ ۲۰۰۵ء

(۱۶)الجوھرۃ الفاخرۃ فی بیان أصل الطریق إلی معرفۃ مالک الدنیا والآخرۃ، شیخ محمد عبد الرؤوف المناوی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۱۷)حاشیۃ الحفنی علی الجامع الصغیر من حدیث البشیر النذیر، شیخ الازھر ابوالمکارم نجم الدین محمد بن سالم بن احمد الحفنی الحسینی الشافعی، دار النوادر، دمشق، سوریۃ، الطبعۃ الاولی ۱۴۳۴ھ۔ ۲۰۱۳ء

(۱۸)الرضا عن اللہ بقضائہ، حافظ ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن سفیان ابن ابی الدنیا القرشی البغدادی، الدار السلفیۃ، بومبائی، الطبعۃ الاولی ۱۴۱۰ھ۔ ۱۹۹۰ء

(۱۹)الطبقات الکبری، عبد الوھاب الشعرانی، مکتبۃ الثقافۃ الدینیۃ، القاھرۃ، الطبعۃ

الاولی ۱۴۲۶ھ۔۲۰۰۵ء

(۲۰) الغرائب الملتقطة من مسند الفردوس المسمی ''زھر الفردوس''، حافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی، جمعیة دار البر، دبئی، الطبعة الاولی ۱۴۳۹ھ۔۲۰۱۸ء

(۲۱) الفتح الربانی والفیض الرحمانی، شیخ عبد القادر الجیلانی، دار الکتب العلمیة، بیروت، ط ۲۰۱۰ء

(۲۲) الکامل فی ضعفاء الرجال، حافظ ابو احمد عبد اللہ بن عدی الجرجانی، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۲۳) المستدرک علی الصحیحین، حافظ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم النیسابوری، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الاولی ۱۴۱۱ھ۔۱۹۹۰ء

(۲۴) المستطرف فی کل فن مستظرف، بہاء الدین ابو الفتح محمد بن احمد بن منصور الأبشیہی، دار صادر، بیروت، الطبعة الاولی ۱۹۹۹ء

(۲۵) المطالب العالیة بزوائد المسانید الثمانیة، حافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی، دار العاصمة، الریاض، الطبعة الاولی ۱۴۱۹ھ۔۱۹۹۸ء

(۲۶) المعارف المحمدیة فی الوظائف الأحمدیة، شیخ عز الدین احمد الصیاد الحسینی الرفاعی، کتاب ناشرون، بیروت

(۲۷) المعجم الأوسط، ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی، دار الحرمین، القاھرة، ۱۴۱۵ھ۔۱۹۹۵ء

(۲۸) المعجم الکبیر، ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی، مکتبة ابن تیمیة، القاھرة

(۲۹) المقاصد الحسنة، حافظ شمس الدین محمد بن عبد الرحمن السخاوی، دار المیمنة، دمشق، الطبعة الاولی ۱۴۳۹ھ۔۲۰۱۷ء

(۳۰)بستان الواعظین وریاض السامعین، ابوالفرج عبدالرحمن بن الجوزی، مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، بیروت، الطبعۃ الثانیۃ

(۳۱) تاریخ أصبھان، حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصفہانی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ الاولی ۱۴۱۰ھ۔ ۱۹۹۰ء

(۳۲) تاریخ مدینۃ دمشق، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن ابن ھبۃ اللہ بن عبداللہ الشافعی المعروف بابن عساکر، دارالفکر، بیروت، ۱۴۱۵ھ۔ ۱۹۹۵ء

(۳۳)تفسیر روح البیان، شیخ اسماعیل الحقی البروسوی، دار اِحیاء التراث العربی، بیروت

(۳۴)تفسیر طبری، ابوجعفرمحمد بن جریر الطبری، دار الحدیث، القاھرۃ، ط ۱۴۳۱ھ۔ ۲۰۱۰ء

(۳۵) تلخیص الذھبی علی المستدرک، حافظ شمس الدین الذھبی، دارالمعرفۃ، بیروت

(۳۶) حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء، حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصفہانی، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ الاولی ۱۴۰۹ھ۔ ۱۹۸۸ء

(۳۷) ذکرالموت، حافظ ابوبکرعبداللہ بن محمد بن سفیان ابن ابی الدنیاالقرشی البغدادی، مکتبۃ الفرقان، عجمان، الطبعۃ الاولی ۱۴۲۳ھ۔ ۲۰۰۲ء

(۳۸) ذم الدنیا، حافظ ابوبکرعبداللہ بن محمد بن سفیان ابن ابی الدنیاالقرشی البغدادی، مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، بیروت، الطبعۃ الاولی ۱۴۱۳ھ۔ ۱۹۹۳ء

(۳۹) شرح مشکل الآثار، ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامۃ الطحاوی، دار الرسالۃ العالمیۃ، الطبعۃ الثانیۃ ۱۴۲۷ھ۔ ۲۰۰۶ء

(۴۰) شعب الایمان، حافظ ابوبکر احمد بن الحسین البیھقی، دارالکتب العلمیۃ، بیروت،

الطبعۃ الاولی ۱۴۲۱ھ ۔ ۲۰۰۰ء

(۴۱) صحیح البخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری، دار ابن کثیر، دمشق، الطبعۃ الاولی ۱۴۲۳ھ ۔ ۲۰۰۲ء

(۴۲) طبقات الصوفیۃ، ابوعبدالرحمن محمد بن الحسین السلمی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ الاولی ۱۴۱۹ھ ۔ ۱۹۹۸ء

(۴۳) فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، محمد عبدالرؤوف المناوی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ط ۱۴۲۲ھ ۔ ۲۰۰۱ء

(۴۴) کتاب الترغیب والترھیب، حافظ ابوالقاسم اسماعیل بن محمد بن الفضل الاصبھانی المعروف بقوام السنۃ، دار الحدیث، القاھرۃ، الطبعۃ الاولی ۱۴۱۴ھ ۔ ۱۹۹۳ء

(۴۵) کتاب التمھید، حافظ ابوعمر و یوسف بن عبداللہ ابن محمد عبدالبر النمری الاندلسی، الفاروق الحدیثۃ، القاھرۃ، الطبعۃ الرابعۃ ۱۴۲۹ھ ۔ ۲۰۰۸ء

(۴۶) کتاب الزھد لأبی داود روایۃ ابن الأعرابی عنہ، حافظ ابوداود سلیمان بن الأشعث السجستانی، دار المشکاۃ، حلوان، الطبعۃ الاولی ۱۴۱۴ھ ۔ ۱۹۹۳ء

(۴۷) کتاب الزھد، ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل، دار الغد الجدید، المنصورۃ، مصر، الطبعۃ الاولی ۱۴۲۶ھ ۔ ۲۰۰۵ء

(۴۸) کتاب الزھد، ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ الاولی ۱۴۲۰ھ ۔ ۱۹۹۹ء

(۴۹) کتاب الزھد، امام ھناد بن السری الکوفی، دار الخلفاء للکتاب الاسلامی، الکویت، الطبعۃ الاولی ۱۴۰۶ھ ۔ ۱۹۸۵ء

(۵۰) کتاب الزھد، شیخ الاسلام عبداللہ بن المبارک المروزی، دار الکتب العلمیۃ،

بیروت،الطبعۃ الثانیۃ ۱۴۲۵ھ۔ ۲۰۰۴ء

(۵۱) کتاب الشریعۃ، ابوبکرمحمد بن الحسین الآجری، دار الوطن، الریاض، الطبعۃ الاولی ۱۴۱۸ھ۔ ۱۹۹۷ء

(۵۲) کتاب الفقیہ والمتفقہ، ابوبکراحمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی، دار ابن الجوزی، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، الطبعۃ الاولی ۱۴۱۷ھ۔ ۱۹۹۶ء

(۵۳) کتاب الفوائد، حافظ ابوالقاسم تمام بن محمد الرازی، مکتبۃ الرشد، الریاض، الطبعۃ الاولی ۱۴۱۲ھ۔ ۱۹۹۲ء

(۵۴) لطائف المنن فی مناقب الشیخ أبی العباس المرسی وشیخہ الشاذلی أبی الحسن، تاج الدین بن عطاء اللہ السکندری، مکتبۃ القاھرۃ، مصر، الطبعۃ الثالثۃ ۱۴۲۵ھ۔ ۲۰۰۴ء

(۵۵) مجمع الزوائد، حافظ نور الدین علی بن ابی بکربن سلیمان الھیثمی المصری، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ الاولی ۱۴۲۲ھ۔ ۲۰۰۱ء

(۵۶) مرآۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، حکیم الامت مفتی احمد یارخان نعیمی بدایونی، نعیمی کتب خانہ، گجرات

(۵۷) مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، شیخ علی بن سلطان محمد القاری الحنفی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ الاولی ۱۴۲۲ھ۔ ۲۰۰۱ء

(۵۸) مسند أبی یعلی الموصلی، حافظ احمد بن علی بن المثنی التمیمی، دار المأمون، دمشق، الطبعۃ الثانیۃ ۱۴۱۰ھ۔ ۱۹۸۹ء

(۵۹) مسند أحمد، امام احمد بن حنبل، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، الطبعۃ الاولی ۱۴۱۶ھ۔ ۱۹۹۵ء

(۶۰) مسند اِسحاق بن راھویہ، امام اسحاق بن ابراھیم بن مخلد الحنظلی المروزی، مکتبۃ

الایمان، المدینۃ المنورۃ، الطبعۃ الاولی ۱۴۱۲ھ۔ ۱۹۹۱ء

(۶۱) مسند البزار، حافظ ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق البزار، مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورۃ، الطبعۃ الاولی ۱۴۰۹ھ۔ ۱۹۸۸ء

(۶۲) معرفۃ الصحابۃ، حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصفہانی، دار الوطن، الریاض

(۶۳) مکارم الأخلاق، ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی، دار البشائر الاسلامیۃ، بیروت، الطبعۃ الاولی ۱۴۳۴ھ۔ ۲۰۱۳ء

(۶۴) مکارم الأخلاق، حافظ ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن سفیان ابن ابی الدنیا القرشی البغدادی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ الاولی ۱۴۰۹ھ۔ ۱۹۸۹ء

(۶۵) مناقب الأبرار ومحاسن الأخیار، حسین بن نصر بن خمیس الموصلی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت



برائے ایصالِ ثواب

یہ کتاب مرحوم محمد جعفر صاحب، مرحومہ صغریٰ بائی مرحوم اشرف حبیب
مرحومہ بلقیس بائی مرحوم ساجد اشرف کے ایصالِ ثواب کے لئے ہے
اللہ تعالیٰ اس کتاب کی اشاعت کے صدقے مرحومین کو غریقِ رحمت
فرمائے اور انہیں کروٹ کروٹ جنتیں نصیب فرمائے اور جنت الفردوس
میں اعلیٰ مقام بخشے۔ آمین
قارئین کرام سے گزارش ہے کہ مذکورہ مرحومین کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں

ملتمسِ دعا
محمد مشتاق جعفر
یشونت پور، بنگلور